عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۸ | ۲۲ تا ۳۰ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ جون ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۲۳

یہود و نصاریٰ کے اہداف

پاکستان کی حالتِ زار

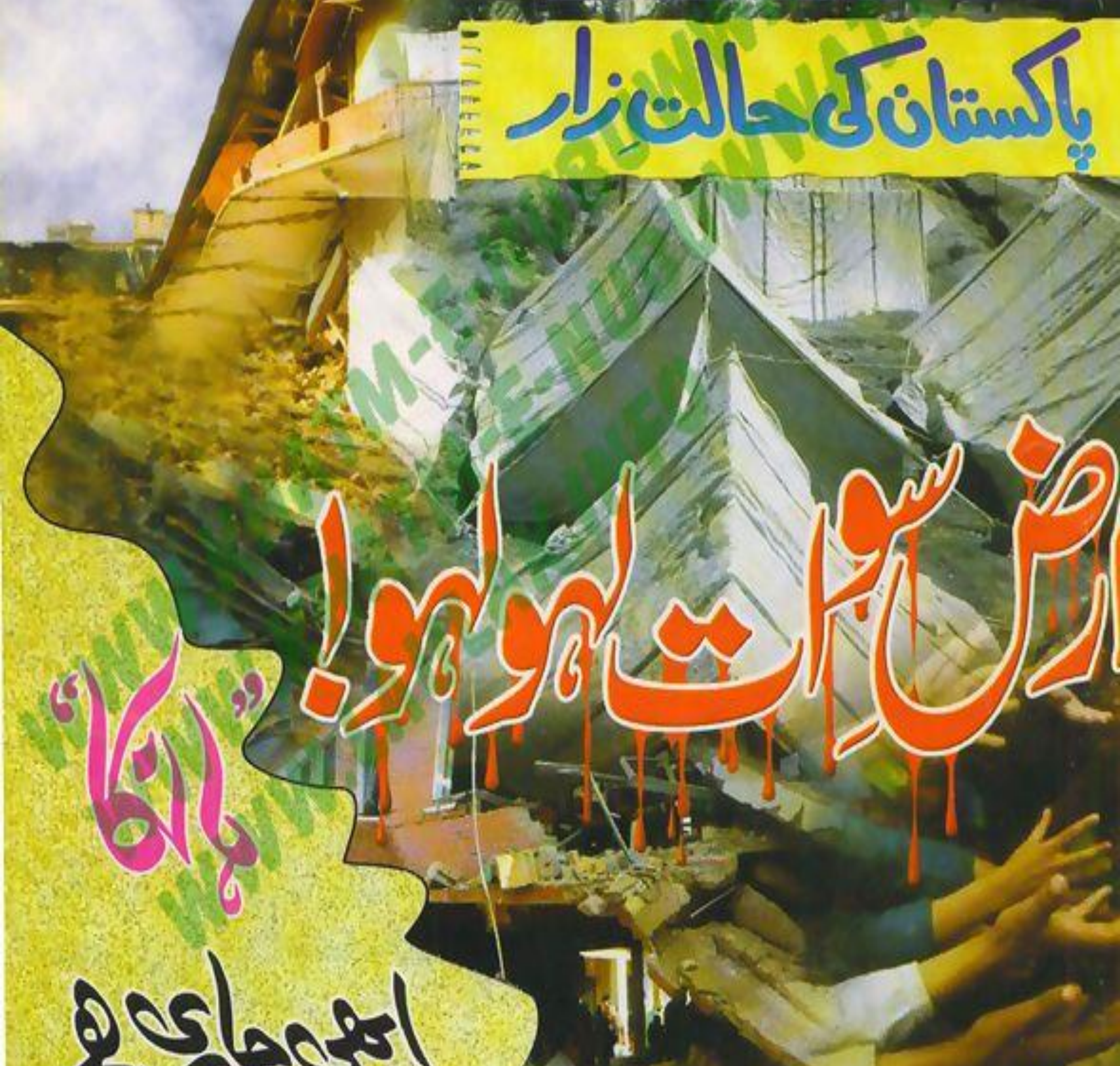

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.c
http://www.khatm-e-nubuwwat.c

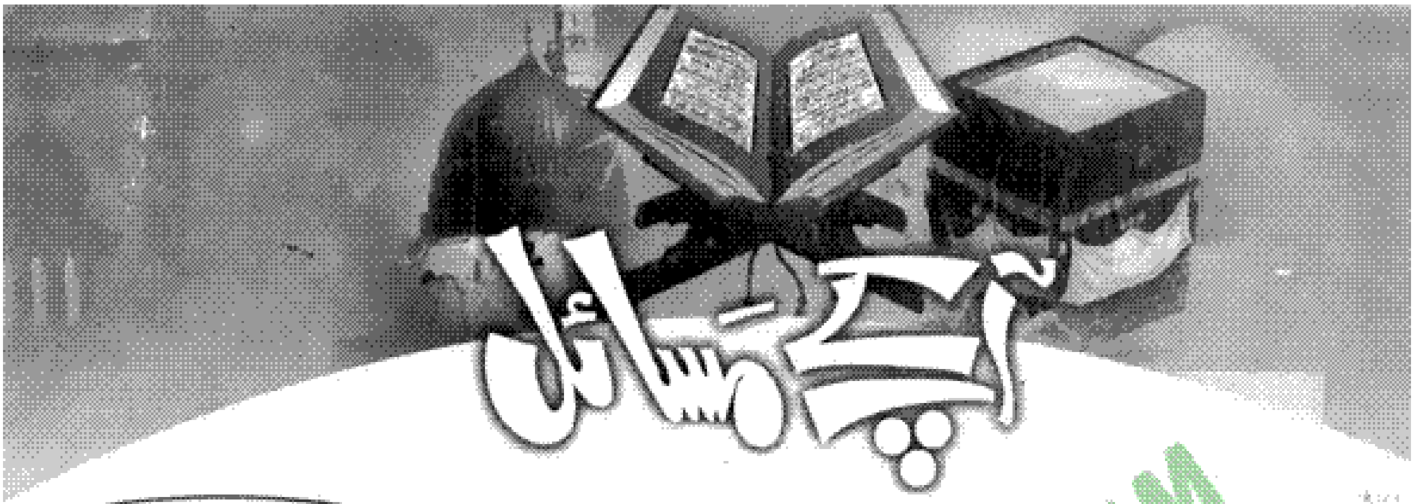

مولانا سعید احمد جلال پوری

کمر توڑ مہنگائی، اسباب وعلاج

عبدالغفار اکھانی، کراچی

س:......آج ملک میں اتنی مہنگائی ہے کہ ہر آدمی پریشان ہے، ملک میں عام لوگ غریب ہیں اور اس مہنگائی نے حقیقت میں ان کی کمر توڑ دی ہے، گوشت تو خیر اب تو سبزیاں بھی بہت مہنگی ہوگئی ہیں، بجلی کا بل ہو یا گیس کا بل، سب بل زیادہ ہی رقم کے آتے ہیں، آمد و رفت کے لئے کرائے بھی کافی مہنگے ہوگئے ہیں، سادہ زندگی اور کم خرچ کرنے کے لئے پہلے مشورے دیئے جاتے تھے، لیکن اب انسان کے لئے روزمرہ کے کھانے پینے، بجلی، گیس اور کرایہ کے لئے ضروری اخراجات تو کرنا ہی ہے، جو کہ لوگوں کی محدود آمدنی کے مقابلہ میں ہر مہینہ زیادہ ہی آتے ہیں۔

مندرجہ بالا حالات میں آپ راہنمائی فرمائیں کہ امت کو کیا کرنا چاہئے؟ کہ اس پریشانی اور مسلسل ٹینشن سے نجات ملے اور امت کے لوگوں کو راحت اور سکون ملے تاکہ دین اور دنیا کی بھلائی کے کام کرسکیں۔

ج:......آپ ہی بتلائیں کہ میں اس سلسلہ میں کیا مشورہ دے سکتا ہوں، جبکہ آپ پہلے ہی فرما چکے ہیں کہ سادگی اور کم خرچ کرنے کے مشورے دیئے جاتے ہیں، مگر ایک محدود آمدنی والا انسان ضروری اخراجات ہی پورے نہیں کرسکتا تو وہ سادگی کے مشورے کو کیا کرے گا؟ بہرحال یہ ایک قسم کا قحط ہے اور قحط ہماری بدعملیوں کا ثمرہ ہے، اس میں جہاں ہمارے بڑوں کے اللوں تللوں کو دخل ہے، وہاں پالیسی سازوں کی ناقص پالیسیوں اور ارباب اقتدار کی شاہ خرچیوں کے علاوہ ہمارے گناہوں کو بھی دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے الحاح و زاری سے رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے، اور اس ملک کے لئے نیک دل حکمرانوں اور اچھے ارباب اقتدار میسر آنے کی دعا کرنی چاہئے۔ بلاشبہ آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ ہم سب کی آواز ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس عذاب سے نجات دے۔ آمین۔

امام کا انتظار کتنا کیا جائے؟

میاں عمران فرحت، اسلام آباد

س:......محکمہ اوقاف کے مقررہ کردہ امام کا امامت کے لئے نماز کے مقررہ وقت کے بعد کتنی دیر تک انتظار کیا جاسکتا ہے؟ اگرچہ یہ معلوم نہ ہو کہ وہ آئیں گے یا نہیں؟

ج:......یہ کوئی شرعی مسئلہ تو نہیں ہے، ہاں البتہ مناسب انتظار کیا جاسکتا ہے، تاہم اگر مقتدی اس امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو سعادت سمجھتے ہوں تو وہ ضرور انتظار کرلیں لیکن اگر زیادہ انتظار کرنے سے لوگ کو پریشان ہوں تو امام صاحب کو پہلے تو دیر نہیں کرنی چاہئے، اگر دیر ہوجائے تو دوسرے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دے دینی چاہئے۔ واضح ہو کہ اس مسئلہ کو بنیاد بنا کر مسجد میں فساد برپا نہیں کرنا چاہئے۔

س:......جس نماز باجماعت میں جیسے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں امام بغیر آواز کے قرأت کرتا ہے، اس میں مقتدی قرأت کرے گا یا خاموش رہے گا؟

ج:......اس میں مقتدی خاموش رہے گا۔

س:......اقامت پڑھنے کا حق کس شخص کو ہے؟ ہماری مسجد میں اذان ایک شخص دیتا ہے اور اقامت مسجد کی کمیٹی کے ایک ممبر موذن کی اجازت کے بغیر (موذن کی موجودگی میں) پڑھتے ہیں، کیا ان کا یہ عمل درست ہے؟

ج:......جس نے اذان کہی ہے اسی کو اقامت کا حق ہے یا پھر وہ جس کو اجازت دے دے، اگر موذن کی اجازت ہے تو درست ورنہ درست نہیں۔

س:......مسجد کے لئے جمع شدہ فنڈز مدرسہ کے طلبا پر خرچ ہوسکتے ہیں یا نہیں؟

ج:......مسجد کا فنڈ مدرسہ پر نہ خرچ کیا جائے، الا یہ کہ چندہ دینے والوں کی اجازت ہو۔

☆☆............☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۸ ۲۳تا۳۰/جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۶تا۲۲/جون ۲۰۰۹ء شمارہ:۲۳

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیراعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

پاکستان کی حالت زار!	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کے اہداف	۷	مولانا مجیب الرحمٰن منصور
دین میں جبر نہیں ہے!	۱۰	رفیع اللہ خان
”بانکا“ ابھی جاری ہے	۱۱	ابوفراز
ارض سوات... لہولہو!	۱۳	محمد قاسم مجاہد
زید زمان المعروف زید حامد کا تعارف (۲)	۱۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
امام اہل سنت... شیخ الحدیث	۲۰	ڈاکٹر دین محمد فریدی
فکر آخرت	۲۱	مولانا نعیم الدین
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرتعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۳۵ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی: ۲۲۵روپے، سالانہ: ۴۵۰روپے
چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری ، مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

زیادہ کھانے کی ممانعت کا بیان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

”حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ: کسی آدمی نے کوئی برتن نہیں بھرا جو پیٹ سے بدتر ہو، ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھیں، اور اگر بہت ہی کھانا ہو تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے ہونا چاہئے، ایک تہائی پانی کے لئے، اور ایک تہائی سانس کے لئے۔“ (ترمذی، ج:۲، ص:۶۰، ۶۱)

پیٹ سب سے بدتر برتن ہے، اس لئے کہ جو چیز اس میں جاتی ہے، وہ نجس اور گندی ہو جاتی ہے، اور پھر سڑ کر فضلات کی شکل میں خارج ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ کھانا خود مقصود نہیں، بلکہ ایک ضرورت ہے کہ اس کے بغیر زندگی کا قیام عادۃً ممکن نہیں، اور یہ مقصود چند لقموں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے اصل تو یہی ہوا کہ آدمی چند لقموں پر کفایت کرے، لیکن اگر اس پر طبیعت راضی نہ ہو تو معتدل طریقہ یہ ہے کہ پیٹ کے تین حصے کرلے، ایک حصہ کھانے کا، ایک پانی کا، اور ایک سانس کے لئے۔ ایسا نہ کرے کہ پیٹ کو اناڑی کی بندوق کی طرح کھانے ہی سے بھر لے کہ سانس لینا بھی مشکل ہو جائے۔ حکمائے اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ پُرخوری مضرِ صحت ہے، اس سے بدن میں کسل اور گرانی پیدا ہوتی ہے، طبیعت کا نشاط ختم ہو جاتا ہے، اور آدمی کو ذکر و عبادت میں بھی مزہ نہیں آتا۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

”غذائے جسمانی کی کثرت سے غذائے رُوحانی یعنی ذکراللہ کم ہو جاتا ہے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:

تہی از حکمتی بعلت آں
کہ پری از طعام تا بینی

(تم حکمت سے اس وجہ سے خالی ہو کہ کھانے سے ناک تک پیٹ بھر رکھا ہے۔)

اس لئے سالک کو غذائے جسمانی میں کثرت نہ چاہئے، بلکہ توسط کا لحاظ رکھنا چاہئے، مگر یہ ضروری ہے کہ سب کا اوسط ایک نہیں ہے، بلکہ ہر شخص کا اوسط مختلف ہے۔

اسی طرح اوسط سے کم کھانا بھی مضر ہے، ایک ضرر تو جسمانی ہے کہ غذا بہت کم کرنے سے ضعف لاحق ہو جاتا ہے اور کام نہیں ہو سکتا، اور ایک ضرر مقصودِ سلوک کا ہے، وہ یہ کہ انسان کا کمال یہ ہے کہ تشبہ بالملائکہ حاصل کرے، اور تشبہ بالملائکہ اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو نہ شبع سے بدمست ہو، نہ جوع سے پریشان ہو، بلکہ معتدل حالت میں رہ کر طمانیت و جمعیتِ قلب سے متصف ہو۔

پس کھانے سے اصل مقصود جمعیتِ قلب ہے، نہ بہت کھانا مطلوب ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ: ”اذا حضر العشاء والعشاء فابدؤا بالعشاء“ (جب ایک طرف عشاء کی نماز کا وقت ہو، اور دُوسری طرف رات کا کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالو) فقہاء نے کھانے کی یہاں تک رعایت کی ہے کہ اگر کھانا ٹھنڈا ہونے، اس کی لذّت زائل ہو جانے کا اندیشہ ہو، جب بھی نماز کو مؤخر کر دینا چاہئے، منشا اس کا وہی تحصیل جمعیتِ قلب ہے کہ بار بار یہ خیال نہ آوے کہ نماز جلدی پڑھوں تاکہ کھانا ٹھنڈا نہ ہو جاوے۔“ (انفاسِ عیسیٰ، ص:۱۸۳)

یہاں یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ سے کم کھانے کے جو واقعات منقول ہیں، ہم ضعفاء کو ان کی ریس نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ ہم اپنے ضعف کی وجہ سے ان کی کم خوری کا تحمل نہیں کر سکیں گے، اس لئے اس زمانے میں مشائخ تقلیلِ طعام کا مجاہدہ نہیں بتاتے تاکہ ضعف غالب نہ آجائے، حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”پہلے صوفیہ سے جو تقلیلِ غذا کے واقعات منقول ہیں، آج کل ان پر عمل نہیں ہو سکتا، کیونکہ ان حضرات میں قوت زیادہ تھی، ان کو غذا کم کرنے سے بھی جمعیتِ قلب فوت نہ ہوتی تھی۔

عبادت میں نشاط و سرور، صحت و قوت ہی سے ہوتا ہے، اور تجربہ ہے کہ آج کل تقلیلِ غذا سے صحت برباد ہو جاتی ہے، فاقہ کر کے نماز پڑھنے سے انتڑیاں قل ہو اللہ پڑھنے لگیں گی، زبان و قلب سے کچھ نہ نکلے گا۔“ (حوالۂ بالا)

طبرانی کے حوالے سے مجمع الزوائد (ج:۲ ص:۲۵۷) میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ نفلی روزہ نہیں رکھتے تھے، اور فرماتے تھے: جب میں روزہ رکھتا ہوں تو ضعف کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتا، اور نماز مجھے روزے سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر روزہ رکھتے تھے تو مہینے میں بس تین دن کا رکھتے تھے۔ طبقات ابن سعد (ج:۳ ص:۱۵۵) میں عبدالرحمن بن یزید کا قول نقل کیا گیا ہے کہ میں نے کسی فقیہ کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کم روزے رکھتے نہیں دیکھا، ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ روزے کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا: میں نے روزے کے بجائے نماز کو اختیار کر لیا ہے، میں روزہ رکھتا ہوں تو ضعف کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ (حیات الصحابہ، ج:۳ ص:۹۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کثرت سے نماز پڑھتے تھے اور روزے سے چونکہ ضعف لاحق ہو جاتا ہے اور طبیعت میں نشاط و انشراح نہیں رہتا، اس لئے وہ زیادہ نفلی روزے نہیں رکھتے تھے، تاکہ نماز میں خوب نشاط رہے، اس سے معلوم ہوا کہ خوراک کی کمی بس اس حد تک مطلوب ہے کہ آدمی کی قوت و نشاط میں خلل واقع نہ ہو۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

پاکستان کی حالتِ زار!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

ایسا لگتا ہے کہ وطن عزیز کو کسی بدخواہ کی نظر بد لگ گئی ہے، جس کی وجہ سے اس کا حسن اور رعنائی روز بروز ماند پڑتے جارہے ہیں۔ یوں تو پاکستان معاشی، اقتصادی، سیاسی، دینی اور مذہبی اعتبار سے پہلے ہی ادھ موا اور نیم جان تھا، لگتا ہے کہ اب اس کے نیم مردہ اور زخمی جسم سے رہی سہی جان اور باقی ماندہ سانس نکلنے کا انتظار ہے، تاکہ اس کی باقیات کو دفن کیا جاسکے۔

کس قدر ستم ظریفی ہے کہ بھولے بھالے اور خلوص و اخلاص کے پیکر مسلمانوں نے اسلام اور اسلامی نظام کے نام پر جان، مال، عزت، آبرو اور آل اولاد کی قربانی دے کر بصد مشکل یہ ملک حاصل کیا تھا، مگر اے کاش! کہ ان مخلصین کے خلوص، اخلاص اور قربانیوں کے علی الرغم ملک کو دولخت کردیا گیا، باقی ماندہ اور رہے سہے ٹکڑے میں اغیار کے اشاروں پر ناچنے والوں نے جو کھیل کھیلا، اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

قیامِ پاکستان کو ۶۲ سال کا طویل عرصہ ہوچکا، دوسرے الفاظ میں پون صدی ہونے کو ہے، مگر اس کی تاریخ پر نظر ڈال کر دیکھئے تو کھلی آنکھوں نظر آئے گا کہ وہ بیچارہ اپنے مقصدِ قیام کی طرف ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکا، خاکم بدہن اب تو ایسا لگتا ہے کہ اس نے الٹا سفر شروع کردیا ہے۔ اب تک اس کی رجعت قہقری کی رفتار کچھ ایسی نہیں تھی کہ عام لوگوں کو محسوس ہو، لیکن اب تو اس کے الٹے سفر کی رفتار اس قدر تیز ہوگئی ہے کہ ہر دیکھنے والے کو واضح طور پر محسوس ہوتی ہے۔

بلاشبہ اب تک پاکستان کے معاملہ میں صرف وہی لوگ پریشان تھے، جن کی نظریں اس کے دینی، مذہبی اور اخلاقی انحطاط اور تنزل کے پہلو پر تھیں، لیکن افسوس کہ اب تو نوبت بایں جارسید کہ اس کے کسی شعبہ کی بھی حالت اطمینان بخش نہیں، جس طرح کسی مریض کے دل، دماغ اور اعضاء رئیسہ کی ناگفتہ بہ حالت دیکھ کر ہر وقت اس کی موت کا دھڑ کا لگا رہتا ہے، ٹھیک اسی طرح پاکستان کے تمام اہم ترین شعبوں کی تنزلی، انحطاط اور روز بروز گرتی ساکھ کو دیکھ کر اس کے بارہ میں بھی اَن دیکھے خطرات اور اندیشے بے چین اور مضطرب کردیتے ہیں، بلکہ جاں بہ لب مریض کی طرح اب پاکستان کی نبضیں بھی ڈوبتی نظر آتی ہیں، اندیشہ ہے کہ یہ جان بہ لب مریض کہیں دم نہ توڑ دے؟... خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔

اپنی مادر گیتی اور ارضِ وطن سے جذباتی محبت، الفت، عقیدت اور والہانہ لگاؤ کی بنا پر اس کے مستقبل کے بارہ میں فکر، سوچ، ڈر، خوف اپنی جگہ، لیکن بہرحال آثار و قرائن کچھ اچھے نہیں، سب سے پریشان کن صورت حال یہ ہے کہ اس مریض جاں بہ لب... پاکستان... کو غذا اور دوا بھی وہی دی جارہی ہے جو بجائے افاقہ کے اس کی مرض میں اضافہ کا سبب بن رہی ہے۔ بتلایا جائے کہ ایسا مریض شفایاب ہوگا یا ہلاک؟ وہ زندہ رہے گا یا مرے گا؟

کسی علاقے کے مسلمانوں یا شہریوں کو جن نکات اور عنوانات پر اکٹھا اور جمع کیا جاسکتا ہے یا ان عنوانات پر انہیں جوڑا جاسکتا ہے، وہ بنیادی طور پر درج ذیل ہیں: حکومت و قانون کا ڈر و خوف، داد و دہش، مالی مفادات، ملک، قوم اور وطن سے محبت، دین و دیانت، خوف خدا اور محاسبہ آخرت۔

افسوس! کہ ہمارے ہاں ان میں سے کسی کا وجود اور نام و نشان تک نہیں رہا، اس لئے کہ دین، دیانت اور خوف خدا اور فکرِ آخرت تو پہلے سے ہی رخصت ہوچکے تھے، رہی داد و دہش، اس کا تو نام ہی نہ لیجئے! اس لئے کہ تا حال بڑوں کی جیبیں اور پیٹ خالی ہیں تو دوسروں کو دینے کا سوال ہی کیا؟ رہا حکومت

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAHAK.INFO

وقانون کا خوف! سو وہ اس لئے نہیں کہ ہمارے ہاں قانون غریب اور کمزور کے لئے ہوتا ہے، لے دے کے اجتماعیت، وحدت اور جوڑ کی ایک ہی شکل رہ گئی تھی، وہ یہ کہ ہمارا دین، مذہب، ملک اور قوم ایک ہے، اور ملک سے ہمارے مفادات وابستہ ہیں، مگر افسوس کہ اب ہمارے بزرجمہروں نے اپنے نمک خواروں اور وفاداروں کے ذریعہ ایسے حالات بنائے کہ اپنے ہی شہریوں کے خلاف آپریشن ناگزیر قرار پایا، لہٰذا اپنے شہریوں کے خلاف آپریشن کرکے اجتماعیت ووحدت کی رہی سہی یہ شکل بھی ختم کردی گئی۔

آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جن ۲۵/۳۰ لاکھ مظلوموں کو گھر سے بے گھر کردیا گیا، انہیں علاقے اور وطن سے بے دخل کردیا گیا، جن کے منہ کا نوالہ چھین لیا گیا، جنہیں چادر وچاردیواری سے محروم کردیا گیا اور اچھے خاصے کھاتے پیتے اور عزت داروں کو بھوکا اور بھکاری بنادیا گیا، آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ ایسے میں ان لوگوں کا ملک، قوم اور حکومت کے بارہ میں کیا تاثر ہوگا؟ کیا وہ اس ملک وقوم اور حکومت واقتدار کے بارہ میں اچھے جذبات رکھیں گے؟ کیا وہ فوج، بیوروکریسی اور ارباب اقتدار کو دعائیں دیں گے؟ یا بددعا؟

ہمارے خیال میں پاکستان تو کیا دنیا کی تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اپنی قوم اور اپنے شہریوں پر اس طرح کی بمباری کی گئی ہو؟ یا اپنے ہی شہریوں کو اپنے ملک میں مہاجر بنایا گیا ہو؟ ارباب اقتدار خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس آپریشن کی وجہ سے ملک وقوم پر کس قدر مالی، معاشی، اور اقتصادی اعتبار سے خطرناک اثرات مرتب ہوں گے؟ ہمارا ملک ایک تو پہلے ہی مالی مسائل ومشکلات کا شکار تھا، اس پر بے بہا قرضوں کا بوجھ تھا، اس پر افراط زر کا عذاب مسلط تھا، پانی اور بجلی کی قلت تھی، بایں ہمہ ۲۵/۳۰ لاکھ افراد کو اپنے گھروں سے بے دخل کرنا، ان کے خوردونوش، رہائش، معاش، کھانے پینے، علاج معالجہ اور کیمپوں کا انتظام کرنا، شہری اور دیہاتی آبادیوں کو بمباری سے تباہ کرنا، کاروباری اور تجارتی مراکز کو برباد کرنا، گندم کی پکی فصلوں اور باغات کو تہس نہس کرنا وغیرہ، کیا اس سے ملکی خزانہ اور ملکی معاشی حالت ابتر نہیں ہوگی؟ اس کے علاوہ آپریشن کے فوجی اخراجات، اسلحہ، میزائل، بم اور جہازوں، ٹرکوں اور ٹینکوں وغیرہ کا تیل اور فوجی جوانوں کا ضیاع اور اپنے شہریوں کا قتل عام آخر یہ کس کا نقصان ہے؟

خدا کرے کہ ارباب اقتدار کو عقل وہوش آجائے اور اس ظلم وبربریت سے باز آجائیں، ورنہ بہرحال اندازہ یہی ہوتا ہے کہ اگر اس صورت حال کا تدارک نہ کیا گیا تو جاں بہ لب پاکستان زیادہ دیر تک اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکے گا اور اس کے مخالفین نے جس طرح اس کا نام دنیا کے نقشہ سے صاف کیا ہے، لگتا ہے کہ ہمارے بزرجمہران کے منصوبہ کی تکمیل میں ان سے کہیں زیادہ جلدی میں ہیں۔

خدا کرے ہماری معلومات غلط ہوں اور اطلاع دینے والوں کی اطلاعات جھوٹی ہوں، ورنہ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے اور تواتر کی حد تک یہ اطلاعات موصول ہورہی ہیں کہ سوات اور بونیر میں فتنہ پروروں کی بجائے شریف شہریوں کے خلاف آپریشن ہورہا ہے، انہیں ہی گھر سے بے گھر کیا جارہا ہے، ان کی املاک اور جائیدادیں تباہ ہورہی ہیں، اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جو اسلحہ بردار ہیں اور جنہیں نام نہاد ”طالبان“ کا نام دیا جاتا ہے اور جنہیں دہشت گرد کہا جاتا ہے، وہ بڑے اطمینان سے ہیں اور انہیں کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہے، بلکہ ایسے لوگ اگر فورسز کے سامنے آجائیں تو ان سے صرف نظر کیا جاتا ہے اور ان کو موقع سے فرار کا موقع دیا جاتا ہے، اس کے مقابلہ میں شریف اور پُرامن شہریوں کے گھروں اور آبادیوں پر بمباری کرکے ہنستے بستے گھرانوں اور خاندانوں کو اجاڑا اور خاک وخون میں تڑپایا جاتا ہے۔

نام نہاد ”طالبان“ اور دہشت گرد آج بھی ان علاقوں میں آزادی سے گھوم رہے ہیں، جبکہ عام شہریوں کے لئے وہاں رہنا دوبھر ہے اور ان پر زمین تنگ کردی گئی ہے، اگر یہ اطلاعات درست ہیں تو کیا کہا جائے کہ اس آپریشن کا فائدہ یا نقصان کس کو ہوگا؟ اور اس طرح پاکستان محفوظ ہوگا یا مخدوش؟ اس کی سالمیت برقرار رہے گی؟ یا پارہ پارہ ہوگی؟

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

یہود ونصاریٰ کے اہداف

مولانا مجیب الرحمن منصور

آج ہم جس دور میں زندگی گزار رہے ہیں، جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی:

''مسلمانو! عنقریب تم پر ایک ایسا وقت آئے گا جب تم پر دنیا کی تمام قومیں ٹوٹ پڑنے کے لئے ایک دوسرے کو مدعو کریں گی جیسے دعوتوں میں کھانے کی دعوت دی جاتی ہے۔''

۱۱/ستمبر کے واقعہ کے بعد سے مسلمانوں کے لئے ایک تصور کو عام کیا گیا ہے، جس میں انہیں ''دہشت گرد'' ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے اور کافی حد تک وہ کامیاب بھی ہو چکے ہیں، حالانکہ اگر ہم ۱۱/ستمبر کے واقعے سے قبل دیکھیں تو دنیا میں دہشت گردی عام تھی، مثلاً: انگلینڈ اور آئرلینڈ کی طویل جنگ کے دوران دہشت گردی کے واقعات ہوئے مگر کسی نے اس کو عیسائی دہشت گردی سے تعبیر نہیں کیا۔

اسپین کے صوبے پائیں باسکو میں علیحدگی کی تحریک چل رہی ہے اور اس میں ایٹا نامی گروہ نے اسپین میں کئی مقامات پر بم دھماکے کئے ہیں، مگر اس کو ابھی تک ''کیتھولک دہشت گردی'' کا نام نہیں دیا۔

گجرات (بھارت) میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا اور نریندر مودی کے خلاف ثابت ہو گیا مگر کسی نے بھی اسے ''ہندو دہشت گردی'' کا نام نہیں دیا۔

اب ذرا تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ مذہب کے نام جتنی بھی دہشت گردی آج تک دنیا میں ہوئی وہ صرف عیسائیوں کے ہاتھوں ہوئی۔

سینٹ مارٹن لوتھر نے جب بغاوت کرتے ہوئے پروٹسٹنٹ فرقے کی بنیاد رکھی تو کیتھولک فرقے کے حامیوں نے لوتھر کے ماننے والوں کو زندہ آگ میں ڈلوا دیا، ان کے گھروں کو نذر آتش کیا گیا، عورتوں کی عصمت دری کی گئی، بچوں کو قتل کیا گیا۔

دونوں عالمی جنگوں میں کوئی مسلمان ملک فریق نہیں تھا۔ پہلی عالمی جنگ جو ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک لڑی گئی اس میں دو کروڑ افراد ہلاک ہوئے۔

دوسری عالمی جنگ میں بھی مسلمان فریق نہیں تھے، اس میں چھ کروڑ افراد لقمہ اجل بنے۔

سابقہ سوویت یونین نے مسلمان ریاستوں کے بنیادی حقوق سلب کئے مگر کسی عالمی ادارے نے آواز بلند نہیں کی۔

سربوں نے بوسنیا کے مسلمانوں کی نسل کشی کی مگر یہ حقوق انسانیت کے دعویدار خاموش رہے۔

بھارت گزشتہ ۶۰ سالوں سے کشمیریوں کے خون سے ہولی کھیل رہا ہے، مگر کسی نے ابھی کارروائی تو کجا مذمتی قرارداد تک پیش نہیں کی۔

فلسطین پر لمبے عرصے سے اسرائیلی جارحیت کا دور دورہ ہے مگر ابھی تک کسی نے اس کو یہودی ''دہشت گردی'' کا نام نہیں دیا!

یہ تو ہیں کچھ حالات ماضی وحال کے، اس کے برعکس کئی سال جنگ سے نبرد آزما افغانستان کے بھوکے ننگے افغانیوں پر ''دہشت گردی'' کا الزام لگا کر ان پر حملہ کر دیا اور ٹنوں وزنی ڈیزی کٹر بموں سے ان کا بھرکس نکال دیا، مگر اس کے باوجود امریکا اور اس کے حلیف مغربی ممالک کی اسلام دشمنی کی آگ ماند نہیں پڑی تھی کہ عراق پر حملہ کر دیا اور ہنستے بستے ملک کو تہس نہس کر ڈالا اور انسانوں سے آباد شہروں کابل، قندھار، بغداد، فلوجہ، کربلا، نجف اشرف کو قبرستان میں بدل دیا اور ابھی تک یہ عمل جاری ہے، اس کے برعکس کسی مسلم ملک نے کبھی بھی کسی دوسرے ملک پر جارحیت کا ارتکاب نہیں کیا ہے، مگر دنیا میں دہشت گردی کا مرکز وہ بنے ہوئے ہیں، فلسطین پر اسرائیل عرصہ دراز سے اپنی جارحیت مسلط کئے ہوئے ہے مگر دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی کو کسی نے ''یہودی دہشت گردی'' کا نام نہیں دیا ہے، حالانکہ پوری دنیا میں اسرائیلی جارحیت مسلم ہے اور اس ملک کی وجہ سے پوری دنیا کا امن خطرے میں ہے مگر اس کے باوجود امریکا اور اس کے حلیف ممالک اسرائیل کے محافظ ہیں اور اس کی دہشت گردی میں برابر کے شریک ہیں۔

دوسری جانب سید کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک اور قرآن پاک کو بھی اپنی گھٹیا ذہنیت کے ذریعے بدنام کرنے کی مذموم کوششیں شروع کر دی ہیں اور اس کے لئے پہلے ڈنمارک میں گستاخانہ خاکے بنائے گئے اور بعد میں ہالینڈ کے رکن اسمبلی نے قرآن کریم کے خلاف فلم بنا ڈالی، ابھی ان گستاخانہ حرکتوں کے خلاف احتجاج ختم نہیں ہوا تھا کہ فرانس میں مسلمانوں کے قبرستان میں جنونی عیسائیوں نے گھس کر قبروں پر سور کی کھوپڑیاں

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

رکھ دیں اور قبروں پر نصب کتبوں پر نامناسب الفاظ لکھ دیئے، مغرب کی آخر اسلام دشمنی کی وجہ کیا ہے؟ اور وہ اس اسلام دشمنی کے ذریعے کیا اہداف حاصل کرنا چاہتا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے، اس ضمن میں سب سے پہلی بات جو سمجھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام دنیا کا واحد دین ہے جو انسانیت کو مکمل ضابطہ حیات و اخلاق دیتا ہے اور معتدل اور متوازن ترین نظام عدل اجتماعی عطا کرتا ہے، جسے مغرب کے دانشور اپنے نظاموں کے خلاف سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ اسلامی تہذیب ہماری تہذیب کو نگل لے گی، لہٰذا انہوں نے اسلام کے خاتمے کے لئے چار اہداف مقرر کئے ہیں، جن میں سب سے پہلا ہدف یہ ہے کہ قرآن کریم جو دنیا کی واحد آسمانی کتاب ہے جو من وعن محفوظ ہے، اسے متنازع بنادیا جائے تاکہ یہ کتاب مقام حجت سے ہٹ کر بحث و مباحثے کا موضوع بن جائے۔ ایسی کوششیں ماضی میں بھی بہت ہوئی ہیں، یعنی کبھی آیات کو آگے پیچھے شائع کرکے چھاپا گیا، کبھی اس کے عنوان سے ایسے تحریکیں شروع کرادیں جو اسلام سے متصادم تھیں ہمارے ہاں جس کی سب سے بڑی مثالیں قادیانی مذہب اور پرویزی مکتبہ فکر کی ہے، دوسرا ہدف قرآن کریم کے فکر ''جہاد فی سبیل اللہ'' کو وحشیانہ عمل قرار دیا جائے تاکہ مسلمانوں کے اندر جذبہ جہاد اور ذوق وشوق کو ختم کیا جاسکے، اس کے لئے بھی انہوں نے مسلمانوں کے اندر اپنے ایجنٹ پھیلائے جنہوں نے جہاد وقتال کے تصور کو غلط قرار دیا، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ نعرہ لگایا کہ:

چھوڑ دو اے دوستو! جہاد کا خیال
حرام ہے اسلام میں اب جنگ اور قتال

جس پر شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے کہا:

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب نہیں رہی تلوار کارگر!

مغرب کا تیسرا ہدف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے جسے وہ اپنی گھٹیا ذہنیت کے ذریعے متنازع بنانا چاہتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے قلب وذہن سے آپ کا احترام ختم ہوجائے، کیونکہ مغرب کا خیال ہے کہ جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے امتیوں کے مابین احترام ومحبت کا تعلق ختم نہیں ہوگا، مسلمانوں کو کمزور نہیں کیا جاسکتا ہے، مغرب کی اسی ذہنیت کو علامہ اقبال مرحوم نے اپنے اشعار میں یوں بیان کیا ہے کہ:

یہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

یہی وجہ ہے کہ کبھی گستاخانہ خاکے بنائے گئے اور کبھی نادان عیسائیوں کے ذریعے گستاخیاں کرائیں، اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر ملعون سلمان رشدی اور ملعونہ تسلیمہ نسرین کو پناہ دی گئی اور اسی پر بس نہیں کیا گیا بلکہ ملعون سلمان رشدی کو ادب کے میدان میں ''سر'' کا خطاب دیا گیا اور یہ حرکت 'روشن خیال' اور انسانی حقوق کے چیمپئن ''برطانیہ'' نے سرانجام دی، مغرب کی اسلام دشمنی کے ضمن میں چوتھا ہدف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ مبارکہ ہے اور یہ اسوہ ہمیں احادیث کی کتب سے ملتا ہے، لہٰذا کوشش کی جارہی ہے کہ احادیث کے بارے میں گمراہ کن خیالات کو عام کیا جائے اور ان کو مشکوک بنادیا جائے، یہی وجہ ہے کہ شعائر اسلامی داڑھی، عمامہ یا ٹوپی، ستر، لباس، مسواک، زلفوں اور دیگر سنتوں کو وقیانوسیت قرار دیا جاتا ہے، ان اعمال کو اختیار کرنے والوں کی استہزا اور تضحیک کی جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے میڈیا پر جن لوگوں کو دانشوروں اور علماء کے روپ میں پیش کیا جاتا ہے، وہ داڑھی منڈھے اور ننگے سروں والے ہوتے ہیں۔ مغرب کے ان ناپاک اہداف کا توڑ یہ ہے کہ ہم اپنے دینی تصورات کی کجیوں اور کمیوں پر نظر رکھیں اور انہیں صحیح کریں، اس ضمن میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے حقیقی تصور کو لوگوں میں عام کیا جائے۔ ہمارے ہاں جہاد کے ضمن میں سب سے پہلا مغالطہ ذہنوں میں بیٹھا ہوا ہے کہ جہاد کے معنی صرف غیر مسلموں کے خلاف جنگ سے اور یہ تصور بھی مغرب کا پھیلایا ہوا ہے اور ہماری عظیم اکثریت اسی تصور سے چمٹی ہوئی ہے قرآن میں جنگ کی جو اصطلاح آئی ہے وہ ''قتال فی سبیل اللہ'' ہے جبکہ جہاد فی سبیل اللہ سے مراد اپنی ذات، معاشرے اور پورے سیاسی و اقتصادی نظام پر اس حق کو غالب کرنے کی جدوجہد ہے جس میں اہم ترین اور سب سے بنیادی جہاد اپنے نفس کے خلاف ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ تو اپنے نفس کو اللہ کے احکام کا مطیع بنانے کے لئے اس کے خلاف جہاد کرے''

جو ہر مسلمان ہر لمحے کرتا ہے جبکہ جنگ تو ہر

شہید ناموس رسالت غازی علم الدین شہیدؒ کو مولانا ظفر علی خان کا خراج عقیدت

''شہید علم الدین کے خون کی حدت سے غیرت وحمیت کے وہ چراغ روشن ہوئے ہیں، جنہیں مخالف ہوا کے تند وتیز جھونکے بھی بجھا نہیں سکتے، آپ کی شہادت سے قوم کو ایک نئی زندگی ملی ہے، وہ زندگی جسے اب موت بھی نہیں مار سکتی۔''

زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کردیا

مرسلہ: قاضی احسان احمد

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAULAK.INFO

وقت نہیں ہوتی، اس مغالطے کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ جنگ چونکہ ہر وقت نہیں ہوتی لہٰذا جہاد فرض کفایہ بن گیا اور فرض عین کی فہرست سے خارج ہوگیا، اس غلط تصور جہاد کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان جب بھی جنگ کرے گا تو گویا وہ جہاد فی سبیل اللہ کر رہا ہے، حالانکہ مسلمان کوئی ظالم اور فاسق و فاجر حکمران بھی ہوسکتا ہے، چنانچہ مسلمان بادشاہوں کے اقتدار کے لئے جنگوں کو بھی جہاد فی سبیل اللہ قرار دیا جاتا رہا ہے جبکہ احادیث مبارکہ کی رو سے قتال فی سبیل اللہ وہ جنگ ہے جو اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لئے کی جائے، جہاد اور قتال کے فرق کو اس طرح سے بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ جہاد کے لئے انگلش میں (Struggle) کا لفظ ہے جس کے ہم پلہ اردو میں کشاکش کا لفظ ہے جبکہ (Struggle) کے ساتھ (Against) کا لفظ ہے جس کا مطلب کسی مقصد کی راہ میں حائل رکاوٹ دور کرنے کے لئے کوشش ہے۔

الغرض اس وقت پورا عالم مغرب، یعنی عیسائیت و یہودیت اسلام کو بدنام کرنے کے لئے پورا زور صرف کر رہے ہیں، اس کا توڑ یہ ہے کہ ہم قرآن کریم کے اصل پیغام کو سمجھیں جسے پوشیدہ رکھنے کے لئے پوری دنیا زور لگا رہی ہے اور جس کے ضمن میں دنیا کے خوف کی کیفیت وہی ہے جسے اقبال نے یوں بیان فرمایا ہے۔

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرع پیغمبر کہیں
الحذر آئین پیغمبر سے سو بار الحذر!
حافظ ناموس زن، مرد آزما، مرد آفریں
موت کا پیغام ہر نوع غلامی کے لئے
نے کوئی فغفور و خاقاں، نے فقیر رہ نشیں
کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک وصاف
منعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امیں
اس سے بڑھ کر اور کیا فکر ونظر کا انقلاب
پادشاہوں کی نہیں اللہ کی ہے یہ زمیں

☆☆.....☆.....☆☆

دین میں جبر نہیں ہے

ربیع اللہ خان، کراچی

یہ بات بہت شدت سے ان لوگوں کی طرف سے پیش کی جاتی ہے جو بظاہر تو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، لیکن دین کے احکامات پر عمل کرنے سے بھاگتے ہیں یقیناً دین میں جبر نہیں ہے، بلکہ دین تو نظم وضبط اور ضابطہ حیات کا درس دیتا ہے لیکن مشاہدہ میں یہ بات آتی ہے کہ غیر تو غیر بلکہ اپنے بھی (ہرا ایرا غیر انتھو خیرا) نام نہاد دانشور، قلم کار، این جی اوز دین کے خلاف بات کرنا فیشن سمجھتے ہیں اور اپنے غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یقیناً دین میں کوئی جبر نہیں...

جس کا مطلب یہ ہے کہ واقعی دین میں داخل ہونے کے لئے کوئی جبر نہیں ہے، آپ چاہیں دین میں داخل ہوں یا نہ ہوں کوئی آپ پر جبر نہیں کرتا، لیکن جب آپ دین میں داخل ہوگئے تو آپ کو دین کے نظم وضبط کی پابندی کرنی ہوگی اور احکامات پر عمل کرنا ہوگا یہ تو ہو نہیں سکتا ہے کہ ایک طرف تو آپ یہ دعویٰ کریں کہ دین اسلام میرا مذہب ہے اور دوسری طرف اس کے احکامات ونظم وضبط سے انکار کریں، کیا عام زندگی میں ایسا ہے؟ نہیں!!

اس بات کو اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ کسی بھی بچے پر اسکول داخلے میں کوئی پابندی اور جبر نہیں ہے، بچے کے والدین اگر چاہیں تو اسکول بھیجیں اور تعلیم دلوائیں نہ دلوائیں، لیکن جب ایک مرتبہ بچہ اسکول میں داخل ہو جاتا ہے تو پھر اس پر اسکول کے نظم وضبط اور احکامات کی پابندی لازمی ہے، ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ بچہ اپنی مرضی سے اسکول آئے جائے، یونیفارم استعمال کرے یا نہ کرے یا جو بھی احکامات جاری ہوں ان سے انحراف کرے، بغیر پڑھے اگلے درجے میں ترقی دے دی جائے ایسا تو ممکن نہیں ہے، بلکہ بچے کے روشن مستقبل اور بہتری کے لئے والدین، عزیز واقارب بھی کوشش کرتے ہیں کہ نظم وضبط اور احکامات کی مکمل پابندی ہو اور پابندی کرتے ہیں یا جس طرح فوج میں داخلے کے لئے کسی بھی شہری پر کوئی پابندی اور جبر نہیں ہے لیکن جب کوئی ایک دفعہ فوج میں داخل ہو جاتا ہے تو فوجی نظم وضبط اور احکامات کی پابندی شروع ہو جاتی ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو ظاہر ہے کہ فوج میں نہیں رہ سکتا بلکہ سزا بھی ملتی ہے، اس پر کسی قسم کا احتجاج اور چیخ وپکار نہیں ہوتی کہ جناب وہ اس کا ذاتی معاملہ ہے وہ نظم وضبط اور احکامات کی پابندی کرے یا نہ کرے فوج کو کیا حق ہے؟ لیکن دین کے معاملہ میں وہ چاہے جو کچھ بھی کرتا پھرے کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئے؟ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ کیا دین نظم وضبط اور احکامات کی پابندی کا درس نہیں دیتا؟

سکھ مذہب میں ہر فرد کے لئے داڑھی اور پگڑی لازمی ہے، وہ تو اس پر کوئی احتجاج اور مظاہرہ نہیں کرتے بلکہ اپنے سکھ ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں اور نہ ہی کوئی ان کو شدت پسند اور بنیاد پسند کہتا ہے مگر ہم اور ہمارے دانشور دین کے خلاف بات کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور جو دین کے خلاف جتنا زیادہ بولتا ہے وہ اتنا ہی بڑا دانشور و بقراط تسلیم کیا جاتا ہے، داڑھی و پگڑی کا مذاق اڑاتے ہیں اور روشن خیال تصور کئے جاتے ہیں۔

امید ہے ''دین میں جبر نہیں ہے'' والی بات واضح ہوگئی ہوگی، ہمیں دین کے احکام سمجھ میں نہیں آتے تو اس میں ہمارا اپنا قصور ہے، اس لئے کہ ہم نے ان احکامات کو سمجھنے کے لئے نہ تو کبھی کوشش کی ہے اور نہ ہی ہمارے پاس اتنا وقت ہے۔ کسی بھی ادارے میں نظم وضبط اور اس کے قوانین واحکام پر عمل نہ کرنے والوں کو ادارے سے نکال دیا جاتا ہے، اس طرح وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی پابندی نہ کریں، ان کو یہی مشورہ ہے کہ وہ لوگ کسی ایسی جگہ جا کر رہیں جہاں اللہ موجود نہ ہو۔

انسان نایاب ہیں

پروفیسر ڈاکٹر سکندر النساء کامل

مولانا روم کو دنیا سے رخصت ہوئے سات سو برس ہوچکے ان کے بعد دنیا میں بہت سی ترقیاں ہوئیں، انسانوں کی تعداد بڑھتی رہی اور آج انسانی آبادی پہلے سے بہت زیادہ ہوگئی ہے لیکن انسانوں کی ترقی کا اندازہ ان کی مادی ترقیات سے نہیں لگایا جاسکتا، آپ نے فرمایا کہ ہر انسان، انسان نہیں اس سے معلوم ہوا کہ انسانوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو دیکھنے میں انسان ہے لیکن حقیقت میں انسان نہیں ہے، دوسرے وہ جو حقیقت میں انسان ہے، انسانیت کی ترقی کا اندازہ انسان کے اخلاق و کردار سے ہوتا ہے اور اخلاق و کردار کا اندازہ آپ کو گلیوں میں چلتے پھرتے، پارکوں، ہوٹلوں، دفتروں، بازاروں اور گھر میں ہو سکتا ہے۔ شاعر اکبرالہ آبادی نے صحیح کہا ہے:

نقشوں کو تم نہ جانچو، لوگوں سے مل کے دیکھو
کیا چیز جی رہی ہے، کیا چیز مر رہی ہے

انسانیت کا صحیح اندازہ امتحان پڑنے اور ایسے مواقع پر ہوتا ہے جب ہر قسم کے ذرائع اور مواقع حاصل ہوں، مثلاً چوری، حق تلفی، گناہ جیسے غلط کاموں کے کرنے کا پورا اختیار ہو مگر انسان کے اندر کی کیفیات اس کا ہاتھ پکڑ لیں تو وہ حقیقی انسان ہے۔ انسانیت درحقیقت ایک بڑا مرتبہ ہے لیکن انسانیت کے خلاف انسان ہمیشہ خود ہی بغاوت کرتا رہا انسان کو انسانیت کی سطح پر قائم رہنا ہمیشہ دوبھر اور مشکل معلوم ہوتا ہے، انسان نے انسانیت سے بالاتر کہلوانے کے لئے خدا دیوتا بننے کی کوشش کی بلکہ لوگوں نے انہیں خدا اور دیوتا بنانے کی کوشش زیادہ کی۔

ہم اگر فلسفہ اور روحانیت کی تاریخ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ لوگ انسانیت سے بھی بلند مرتبہ کی تلاش میں رہے اور انسانوں کو انسان کا صحیح مقام سمجھانے کی بجائے اس سے اونچا ہونے کی فکر کرتے رہے، اس کے بالمقابل دوسری کوشش یہ رہی کہ انسانوں کو انسانیت سے گرادیا جائے وہ حیوانی اور انسانی زندگی کا عادی بنے اور دنیا میں من مانی زندگی کا رواج ہو، ان دونوں کوششوں کے نتائج دنیا میں ہمیشہ خراب نکلے، آج ہمارے چاروں طرف زندگی کا جو طوفان امڈ ہوا ہے اس میں کتنے انسان ہیں جن کو انسانیت کا احساس ہے؟ اللہ نے انسان کو روح بھی دی ہے دل بھی دیا ہے اور دماغ بھی عطا کیا ہے جن کو ہم ہمیشہ نظر انداز کرتے ہیں اور ان کے صحیح استعمال سے بچتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جنسی خواہشات اور مادی ضروریات کے حصول میں تمام افراد اخلاقی بلندی سے حیوانی پستی کی طرف لڑھکتے چلے آرہے ہیں اور روز بروز ان کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی جارہی ہے، آج دولت کی عبادت ہے تعلیم گاہوں میں اسی کا نظام بنانا سکھایا جارہا ہے، آج کامیاب انسان بننے کا مطلب دولت کی ریس میں آگے سے آگے بڑھنا ہے، دولت مند بننے کی حرص اتنی بڑھ گئی ہے کہ انسان کو خود اپنے تن من کا ہوش نہیں رہا۔ مطالعہ، علم اور فنون لطیفہ کا مقصد بھی یہی ہوگیا ہے کہ انسان کہاں سے زیادہ سے زیادہ روپیہ حاصل کر کے اپنی جیب بھرے، اتنا ہی نہیں بلکہ تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ دولت مند ہونے کی کوشش کی جاتی ہے، یہی ہوس، رشوت، خیانت، چوری چور بازار، ذخیرہ اندوزی اور حصول دولت کے دوسرے مجرمانہ ذرائع حاصل کرنے پر انسان کو آمادہ کرتی ہے، اس لئے مجرمانہ ذرائع اختیار کئے بغیر جلد دولت مند بننا ممکن ہی نہیں، آج قیامت کا منظر ہر طرف نظر آتا ہے اور انسان جونک بن کر دوسرے انسانوں کا خون چوس رہا ہے، آپس کی محبتیں ختم ہوگئی ہیں، ماں باپ کی محبت اور احترام عنقا ہوگیا ہے، بہن بھائی ایک دوسرے کے دشمن ہیں، ایک اچھا گھر جو معاشرہ کا ایک مضبوط ادارہ تھا وہ منتشر ہوگیا، گھر میں امانت اور دیانت کی بجائے لوٹ کھسوٹ، گالی گلوچ، مار دھاڑ، دنگا فساد روز کا معمول بن گیا ہے، گھر کا محافظ ہی سب سے بڑا ڈاکو اور گھر کا دشمن بن جائے تو نہ اخلاقیات باقی رہتی ہیں اور نہ رشتوں کا پاس و لحاظ، ہر طرف جنگل کا قانون ہے ملک میں خودکش حملوں، مار دھاڑ بم دھماکے، خون میں لت پت لاشیں، معصوم شہریوں کو خوف و ہراس میں مبتلا کر رہے ہیں، گھر سے نکلنے والوں کو اس بات کا یقین نہیں کہ صحیح سلامت واپس بھی آسکیں گے یا نہیں؟

اس پُرآشوب دور میں عالم اسلام بشمول پاکستان جن گوناگوں مسائل سے دوچار ہے غالباً اسلامی تاریخ میں ایسے سنگین حالات کی مثال نہیں ملتی، ان سازشوں سے پاکستان کے اندر اور دیگر اسلامی ممالک میں ایک شدید فکری اور ذہنی انتشار پیدا ہوچکا ہے ایسے وقت میں تمام اسلامی ممالک بشمول پاکستان کو جوڑنے والا واحد رشتہ قرآن پاک ہی کا رشتہ ہے جس پر عمل کر کے ہم اپنے سیاسی بحران اور ذہنی انتشار کو بہتر طریقہ پر حل کرنے میں یقیناً کامیاب ہوسکتے ہیں۔

قرآن مجید نے افراد اور اقوام کے لئے ایسے اصول و ضوابط بیان کئے ہیں جو ہر زمانے اور ہر مقام پر زندہ اور باقی رہنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب پر عمل پیرا ہونے کے صلہ میں قوموں کو سربلند کرتا ہے اور اس کتاب کے اصولوں سے انحراف کرنے والوں کو اس کی پاداش میں زوال پذیر کردیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو توفیق نیک عطا فرمائے کہ قرآنی احکام پر عمل کرتے ہوئے اپنے اخلاق اور رویوں میں بہتری پیدا کریں ☆☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.LAULAK.INFO

ہانکا ابھی جاری ہے!

ابوفراز

اور آخر وہ وقت آہی گیا جس سے ہر باشعور محب وطن پاکستانی خوفزدہ تھا، لاکھوں مسلمان بوڑھے، بچے، عورتیں جوان دربدر ہوگئے۔

پچھلے زمانے میں شکاری کسی جگہ بڑا سا گڑھا کھودتے اور اسے گھاس پھوس ٹہنیوں سے چھپادیتے، پھر چاروں طرف سے شور وغل مچا کے ڈھول وغیرہ بجاکے، جسے وہ "ہانکا" کہتے تھے، جانور کو گھیرتے ہوئے اس گڑھے تک لے جہاں وہ دھوکے سے اس میں گر جاتا اور لاکھ چاہنے کے باوجود اس میں سے نہ نکل پاتا، پھر وہ آسانی سے اسے باندھ لیتے اور جیسا چاہتے اس کے ساتھ سلوک کرتے، اسے وہ ہانکے کا شکار کہتے تھے، کچھ ایسا ہی شکار آج کل مسلمان ممالک میں جاری ہے، فرق صرف یہ ہے کہ پہلے شکاری ہانکا اپنے منہ اور ڈھول وغیرہ سے کرتے تھے، اب اس کے بجائے میڈیا سے کام لیا جارہا ہے جو زیادہ تر شکاریوں ہی کے کنٹرول میں ہے، پہلے افغانستان پھر عراق اور اب پاکستان۔

ہمارے ملک میں ہانکے کی ابتدا جگہ جگہ بم دھماکوں، ٹارگٹ کلنگ اور خودکش حملوں سے ہوئی، ہمارے بڑے بڑے اکابرین اور مشائخ کو بے دردی سے شہید کردیا گیا، کوئی مجرم نہ پکڑا گیا یا اگر کوئی پکڑا بھی گیا تو شکاری کے دباؤ پر چھوٹ گیا، پھر بات جامعہ حفصہ اور لال مسجد کی تباہی تک پہنچی، عوام میں اشتعال پھیلا اور ہانکا جاری رہا، اکبر بگٹی اور بے نظیر کی ہلاکتیں ہوئیں، بلوچستان اور سندھ میں تشدد کے جذبات بھڑکے تب بھی ہانکا جاری رہا، شکاری کے دباؤ پر بجلی، گیس، پیٹرول، آٹا، چاول، دال، گھی اور تیل وغیرہ کی کمر توڑ مہنگائی ہوئی پھر بھی ہانکا جاری رہا، ڈرون حملوں کے ذریعہ بے گناہوں کو شہید کیا جانے لگا اور ہر ہانکے پر ہم گڑھے کے نزدیک تر ہوتے گئے، اب سوات آپریشن شروع ہوگیا، چند ہزار دہشت گردوں کے خلاف، مگر تحقیقاتی اطلاعات کے مطابق تقریباً تیس لاکھ پاکستانی دربدر ہوگئے، ان میں وہ باپردہ باحیاء خواتین بھی شامل ہیں جو ساری زندگی کبھی اپنے گاؤں سے بھی باہر نہیں نکلیں، وہ بچے بھی شامل ہیں جن کو اپنے مقام پر دودھ کی بھی کمی نہیں ہوئی مگر وہ آج بھوک سے بڑے بلک رہے ہیں، وہ آدمی بھی شامل ہیں جن کی اپنی کھیتیاں تھیں، باغات تھے، کاروبار تھے، اپنے علاقہ کے معزز تھے، آج بے سروسامانی کی حالت میں پڑے ہیں، گرمی کی شدت میں خیمہ بستیوں کا حال دیکھ کر آنے والوں کی سنو تو کلیجہ منہ کو آتا ہے، بھوک سے بلکتے بچے، بیماری سے تڑپتے بوڑھے، بے سہارا حاملہ عورتیں، سکتے کی کیفیت میں مبتلا نوجوان... ان کا کیا قصور ہے؟... صرف اتنا کہ وہ مسلمان ہیں، وہ آخر کس سے فریاد کریں؟ کس سے التجا کریں، ان چند ہزار دہشت گردوں سے جن میں اکثر بے مختون کرائے کے آدمی ہیں اور جن کی وجہ سے آج انہیں یہ دن دیکھنا پڑا، یا ان سے جنہوں نے لوٹ مار کرکے قوم کا گوشت تو گوشت ہڈیاں تک چباڈالیں یا ان سے جو اپنے محلوں کے بڑے بڑے ایئر کنڈیشنڈ ڈائننگ ہالوں میں بڑی سی میز پر بیسیوں طرح کے کھانے سجائے اپنے بچوں اور اپنے کتوں کے ساتھ تین وقت آرام سے شکم پری کرتے ہیں یا ان سے جو اس حال میں بھی اپنی سیاست چمکانے کے لئے ان بے کسوں کو اپنے علاقہ میں جگہ دینے کو بھی تیار نہیں، یا ان سے جو شکاری کی طرح گھات لگائے بیٹھے ہیں کہ کب ان مظلوموں کے لئے امداد جمع ہو اور یہ اس پر اس طرح ٹوٹیں جیسے گدھ مردار پر، یا ان غیر ملکی این جی اوز سے جو امداد کی تقسیم کے نام پر اپنے ناپاک عزائم پورے کرنے کی خواہش رکھتے ہیں یا ان سے جو خود ہانکا کرنے والے ہیں۔ امریکا، برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک یا ان کی داشتاؤں اقوام متحدہ سلامتی کونسل سے جنہوں نے خود پلاننگ سے انہیں اس حال تک پہنچایا اور اب امداد کا سراب دکھارہے ہیں تاکہ ان کے دل جیت سکیں، یا ان بہت سے اسلامی ممالک کے سربراہوں سے جو خود شکاری کے ہاتھوں یرغمال ہیں اور اپنے آقاؤں کی مرضی اور اشارے کے بغیر کوئی حرکت کرنے کے قابل بھی نہیں۔

یہ تو شتر مرغ کی طرح ریت میں منہ دیئے پڑے ہیں کہ طوفان سے بچ جائیں گے مگر بھولے ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ آج ہماری تو کل ان کی باری ہے، یہ ہانکے کا کھیل وہاں بھی شروع کیا جائے گا اور انہیں بھی گڑھے میں گراکے باندھ دیا جائے گا، بس تھوڑا وقت باقی ہے یہ تو دشمن کے بنائے ہوئے اصول سے ایسا ڈرتے ہیں کہ جیسا کوئی بت پرست اپنے بنائے بتوں سے ڈرتا ہوگا اور دعویٰ یہ کہ ہم خدا پرست ہیں مسلمان ہیں، حالانکہ مسلمان کی مثال تو ایک جسد کے مانند بتلائی گئی ہے کہ ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو تمام اعضاء کو تکلیف پہنچتی ہے، انہیں بھی عراق اور افغانستان بنادیا جائے گا کہ تم دھماکے کرتے رہو، آپس میں لڑتے مرتے رہو، اپنی طاقت اور وسائل کم کرتے رہو اور ہمیشہ کے لئے بے سکونی کے حال میں ہمارے محتاج بن کر جیتے رہو۔

نہیں، نہیں! کوئی مدد نہیں کرے گا اور اگر کرے گا بھی تو اپنے ہی کسی مفاد میں کرے گا اور پھر ہمیں اس کی بھاری قیمت چکانا پڑے گی، اپنے بھائیوں کی مدد ہمیں آپ کرنا ہوگی، ان کے زخموں پر پھایا رکھنا ہوگا، ہر پاکستانی کو دامے درمے سخنے اپنے بھائیوں کی مدد کرنا ہوگی، قطرہ قطرہ دریا بن جاتا ہے، اگر پاکستان کا ہر شہری اپنا تھوڑا بہت حصہ حسب حیثیت اس کار خیر میں ڈالے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت پڑے، پاکستان کی بہت سی ملکی تنظیمیں متحرک ہو چکی ہیں، ان سے رابطہ کرکے حسب توفیق اپنا حصہ ڈالنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری اور دینی فریضہ ہے، ہمیں نفرتیں نہیں بلکہ محبتیں بانٹنا ہے ورنہ خاکم بدہن! کہیں نفرتیں بڑھتے بڑھتے اس درجہ تک نہ پہنچ جائیں کہ جیسے ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں پہنچائی گئی تھیں اور بالآخر دشمن کے عزائم پورے ہوگئے تھے، یہاں بھی 'ہانکا' اسی طرز کا ہے اور ابھی جاری ہے، چند روز پہلے لاہور جیسے شہر میں بم دھماکا ہوا، کئی معصوم بے گناہ مارے گئے، کئی عورتیں بیوہ ہوگئیں اور بہت سے بچے یتیم ہوگئے اور دوسرے دانشوروں کی طرح میاں شہباز شریف کو بھی یہ کہنا پڑا کہ تحقیق ہونی چاہئے کہ آخر دہشت گردوں کے پاس رقم اور اسلحہ آتا کہاں سے ہے؟ یہ ہے اصل سوال جس کے جواب سے بہت سے عقدے خود بخود کھل جائیں گے، بلکہ خبریں تو یہاں تک آرہی ہیں کہ دہشت گردوں کے ٹھکانوں سے شراب کی خالی بوتلیں اور غیر ملکی کرنسی بھی برآمد ہوئی ہے، کون ہے جو انہیں یہ سب مہیا کر رہا ہے، اس کو سمجھنے کے لئے کسی غیر معمولی ذہانت کی ضرورت نہیں ہے۔

اب بھی وقت ہے، ہمیں قومیت، عصبیت اور تعصب سے پاک ہوکر آپس میں اتحاد و اتفاق کو قائم رکھنے کی فکر کرنا چاہئے اور یہ تب ہوگا جب ہم مسلمان بنیں گے، نام والے نہیں کام والے، ایمان اور اعمال صالحہ والے، آج ہم سب مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر ہم میں کتنے ہیں جو پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں، کلمہ تو پڑھتے ہیں (بہت سے لوگوں کا تو کلمہ بھی صحیح نہیں) مگر کیا ہمارے دلوں میں کلمہ والا یقین بھی ہے، آج کسی سے پوچھو کہ امریکا کیسا ملک ہے؟ فوراً بولے گا: بہت طاقتور ملک ہے، اس کے پاس بہت زبردست اسلحہ ہے، ایٹم بم ہیں جن سے وہ ساری دنیا کو ختم کرسکتا ہے، اس سے پوچھو کیا تم نے امریکا، ایٹم بم یا اس کی تباہ کاریاں دیکھی ہیں؟ بولے گا کہ دیکھی تو نہیں، اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی طاقت وقدرت کا اس کے دل میں شائبہ بھی نہیں، وجہ کیا ہے؟ وجہ صرف یہ ہے کہ اس نے امریکا کی بڑائی اتنی سنی اور بولی کہ اس کے دل ودماغ میں اس کی بڑائی اور ہیبت راسخ ہوگئی اور اللہ کی بڑائی اور اس کی عظمت اس نے نہ کبھی سنی اور نہ بولی، نہ گھر میں نہ اسکول، کالج میں، علماء کرام، مشائخ عظام کی محفل میں بیٹھے، ان کے بیانات سننے یا دینی کتب پڑھنے کا تو اس کے پاس وقت ہی نہیں تو پھر اللہ کی بڑائی اور اس کی قدرت وطاقت اس کے دل میں کہاں سے بیٹھے گی؟ یہ ہمیں آپس میں ایک دوسرے کے دل میں بٹھانا ہوگی، کوئی ہندو، یہودی یا عیسائی آکر نہیں بٹھائے گا، اس لئے ہمیں اگر اپنی اور اپنے بچوں کی آخرت کی زندگی کامیاب بنانی ہے تو اللہ کی بڑائی، اس کی طاقت وقدرت کے بول خوب بولنا ہوں گے اور خوب سننا ہوں گے، تاکہ غیر اللہ کی بڑائی ہمارے دلوں سے نکل جائے، اللہ کا ڈر دل میں بیٹھے گا تو مخلوق کا ڈر نکل جائے گا، اگر اب بھی ہماری آنکھ نہ کھلی تو قبر میں جاکر تو کھل ہی جائے گی، موجودہ حالات میں مندرجہ ذیل اعمال انشاء اللہ نفع بخش ثابت ہوسکتے ہیں:

۱:...... پنج وقتہ نماز قائم کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کے ساتھ دشمن سے پناہ مانگتے رہنا چاہئے، علماء کرام سے پوچھ پوچھ کر مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے، آپس میں ہر ملاقات پر کلمہ نماز کی دعوت دیتے رہنا چاہئے تاکہ اپنے ایمان کو تقویت ملے۔

۲:...... علماء کرام اور مشائخ عظام سے رابطہ اور تعلق بڑھانا چاہئے ان کی محفلوں میں جاتے رہنا چاہئے، ان کے بیانات کو خوب غور سے سننا اور آگے پھیلانا چاہئے، آج کل جیسا کہ وہ فرمارہے ہیں، آیت کریمہ اور قرآن شریف کی سورۂ یٰس کے ورد کا اہتمام کرنا چاہئے، اس کے ساتھ مستند دینی کتب کا مطالعہ بھی کرتے رہنا چاہئے۔

۳:...... اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی ہر طرح سے مدد اور محبت کے ساتھ ان کی دلداری کرتے رہنا چاہئے تاکہ انہیں یہ احساس بھی نہ ہونے پائے کہ ہماری اپنی ہی قوم نے برا وقت پڑنے پر ہمارا ساتھ نہیں دیا۔

۴:...... بدگمانی سے بچتے ہوئے دہشت گردوں سے ہوشیار اور چوکنا رہنا چاہئے، کیونکہ ہمارے بعض اکابرین نے دہشت گردی، خودکش حملوں کو شرعاً ناجائز قرار دے دیا ہے۔

۵:...... دیگر ملک دشمن عناصر خاص طور سے قادیانیوں پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ جنہوں نے پاکستان بننے کے بعد سے آج تک اسے دل سے تسلیم نہیں کیا اور اپنے آقاؤں کی سرپرستی میں ہمیشہ پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف رہے ہیں، وہ اس حساس معاملہ میں بھی یقیناً فائدہ اٹھانے کی کوشش میں مصروف ہوں گے کہ ملک میں بھڑکی ہوئی یہ آگ ٹھنڈی نہ ہونے پائے، بلکہ اور بھڑک اٹھے، کچھ بعید نہیں کہ ہانکے میں ان کا بھی ہاتھ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں اعمال صالحہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAUCAK.INFO

ارضِ سوات لہو لہو!

محمد قاسم مجاہد

اللہ اکبر کبیرا، کیا عجیب منظر ہے، ہر طرف آہ و بکا ہے، چیخ و پکار ہے، ہر آنکھ اشکبار ہے، ہر دل غمگسار ہے، آسمان حیران، زمین پریشان ہے، سوات کے گلی، محلے، بازار، مساجد، مکانات، محلات، ہسپتال اور ہوٹل متحیر ہیں کہ ان کے مکین ان کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں، جو لوگ نسل در نسل ان کے اندر سمائے رہے، جن کی اولادوں کی اولادیں ان میں رچی رہیں، جن کی صبح و شام، دن و رات ان کے ساتھ بسر ہوتے رہے، آج وہ ان کو تنہا چھوڑ کر کس طرف کا رخ کئے ہوئے ہیں؟ ان بے چاروں کو کیا معلوم کہ یہ مظلوم اور بے گناہ لوگ مجبور ہیں، یہ لوگ خوشی سے اپنا پیارا شہر اور علاقہ نہیں چھوڑ رہے، ان سے زبردستی یہ سب کروایا جا رہا ہے، آسمان سے ان پر گولہ بارود کی بارش ہے، زمین پر ان کے لئے ٹینکوں کا زلزلہ آیا ہوا ہے، چاروں طرف آگ و خون کا دریا ہے اور یہ لوگ گولہ بارود کی بارش میں نہانے پر مجبور ہیں، ٹینکوں کے زلزلہ سے چاروں طرف بکھرے ہوئے ملبے تلے دبنے پر مجبور ہیں، آگ و خون کے دریا کو تیر کر پار کرنے پر مجبور ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو اپنے گھروں سے، اپنے شہر اور علاقہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے، یہ لوگ اپنا سب گھر بار چھوڑ کر محض توکلا علی اللہ چلے جا رہے ہیں، برسوں کی محنت سے جما ہوا کاروبار چھوڑ کر، سالوں کی محنت سے تعمیر کئے گئے مکانات چھوڑ کر، یہ لوگ ہجرت پر مجبور ہیں، کیا مرد، کیا عورتیں، کیا بچے کیا بوڑھے، اور کیا جوان، سب وہاں ٹھہر کر اپنی موت کو دعوت دینے کے متحمل نہیں ہیں،

اللہ اکبر کبیرا... کیسا عجیب منظر ہے کہ وہ پاکباز عورتیں جن کو کبھی چشم فلک نہ دیکھ پائی، وہ عفت مآب بہنیں جو کبھی گھروں سے بے پردہ نہ نکلیں، وہ عزت دار بیٹیاں جن کو کوئی غیر محرم کبھی نہ دیکھ پایا، وہ پاکدامن مائیں جو عفت و پاکدامنی کی علامت تھیں، آج بے پردہ اور ننگے سر، بھاگنے پر مجبور ہیں، افسوس! عورت آج اپنے ہی بھائیوں کے ہاتھوں بے عزت ہے، کیا بیت رہی ہوگی ان باپوں، بھائیوں اور بیٹوں پر جن کی عزت آج پامال ہو رہی ہے، مولانا سید عدنان کاکاخیل سوات کے غیرت مند پختون بھائیوں کی غیرت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"صوابی کے ایک کیمپ میں ایک دس سالہ جان بلب بیمار بچی کو اپنے ۱۴ سالہ بھائی کے ہاتھوں میں دیکھا چودہ سال کا معصوم بچہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ تقریباً اپنی ہی ہم عمر بہن کو کسی قدر مشکل سے اٹھائے ہوئے تھا، دیکھا نہیں جا رہا تھا، آگے آگے بوڑھی دادی لاٹھی ٹیکتے ہوئے چل رہی تھی، ہم دوڑ کر پہنچے اور بچی کو اس کے ہاتھوں سے لینے کی کوشش کی مگر اس نے مضبوطی سے ہمارے ہاتھ جھٹک دیئے، شاید وہ اجنبی ہاتھ اپنی ننھی بہن سے دور رکھنا چاہتا تھا، اس کی آنکھوں میں بیک وقت غیرت و حمیت اور حسرت و افسوس کی جو آمیزش نظر آئی اس سے دل کٹ کر رہ گیا، ہم نے کہا کہ رک جاؤ، ہم گاڑی منگواتے ہیں مگر وہ انتظار کا متحمل نہیں تھا، اس کے قدموں کی روانی میں کوئی فرق نہیں آیا، میرا ہاتھ کئی بار میری جیب کی طرف بڑھا مگر جب اس کی آنکھوں میں دیکھا تو یقین جانیے جیب سے کچھ نکالنے کا حوصلہ نہیں بنا، ایسا لگتا تھا کہ وہ میرے نوٹ میرے منہ پر دے مارے گا۔"

اللہ اکبر کبیرا... ایسے سخت اور جان توڑ حالات میں بھی غیرت مندی کی ایسی مثال کہاں ملے گی؟ اور جب ایسے باغیرت بھائیوں کی بہنیں ننگے سر، بھاگتی پھر رہی ہوں گی تو ان بیچاروں پر کیا گزرے گی، عورتیں جن کو کبھی کسی غیر محرم ہاتھ چھو نہ پایا، جن کو کسی اجنبی آنکھ نے نہ دیکھا، آج وہ بے بس اور مجبور ہو کر خیمہ بستیوں کے اندر مرد ڈاکٹروں کے ہاتھوں ڈلیوری کروانے پر مجبور ہیں، اللہ اکبر کبیرا... کیا بیت رہی ہوگی ان معصوم عورتوں پر جو ہر روز جیتی اور مرتی ہیں، ذرا سوچئے سوات کے ان مالداروں کے بارے میں جو بڑے بڑے کاروبار کے مالک تھے، گھروں میں مال و دولت کی فراوانی تھی جو دوسروں کو اپنا مہمان بنا کر ان کی خاطر تواضع کیا کرتے تھے، آج ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ایک دودھ کے پیکٹ کے لئے ترس رہے ہیں، آج ان کو صبح و شام کھانا کھلانے والا، ان کی خاطر مدارت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اللہ اکبر کبیرا... کیا قصور ہے ان بے چاروں کا؟ کیا صرف

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

یہی کہ یہ لوگ اپنے علاقہ میں اسلامی نظام کے خواہاں ہیں، اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام کے خواہش مند ہیں، اللہ اکبر کبیرا... یا اللہ! اگر تیری زمین پر تیرا نام لینا، تیرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا بھی جرم ہے، اگر تیری زمین پر تیرا نظام چلانا بھی جرم ہے تو نہ جانے کون سا کام قانونی اور جائز ہوگا۔

ذرا سوچئے! اس ماں کے بارے میں جو بے چاری بدحواسی میں اپنے ننھے بچے کی جگہ تکیا اٹھا کر گھر سے بھاگی، کافی دور جا کر دیکھا تو اس کے ہوش اڑ گئے لیکن اب اس کے معصوم بچے کی چیخ وپکار سننے والا بھی کوئی نہ تھا۔

ذرا سوچئے! اس معذور لڑکی کے بارے میں جس کو اس کے گھر والے ساتھ لے جانے سے قاصر تھے، مجبوراً اس کے سرہانے پانی رکھ کر نکل آئے کہ پیاس لگے گی تو پانی پی لے گی، کیا بیت رہی ہوگی اس کے ماں باپ پر جب وہ اپنی بچی کو مجبوراً پاکستانی فوج کے ظالمانہ بموں کے رحم وکرم پر چھوڑ آئے تھے۔

یا اللہ! وہ بڑھیا جس کی عمر ایک سو تین سال ہے جس نے بادشاہ صاحب (والیٔ سوات) کا زمانہ دیکھا ہے، جس نے اسلامی نظام کی برکات اترتی دیکھی ہیں جس نے اللہ کی رحمت کا ظہور دیکھا ہے جس نے اپنے پیارے شہر میں ایک صدی گزار دی ہے، آج وہ اس کو چھوڑنے پر مجبور ہے، آج وہ ہجرت پر مجبور ہے۔

جب میں اخبارات میں سوات کے حالات پڑھتا ہوں، لوگوں سے سنتا ہوں اور جب میں یہ سنتا ہوں کہ ہمارے سواتی بھائی، کچے چاول، مٹی میں ملے ہوئے چاول بھوک کے مارے کھانے پر مجبور ہیں، سارا سارا دن حکومتی کیمپوں کے آگے لمبی لمبی قطاریں لگاتے ہیں اور پھر خالی ہاتھ اپنے کیمپ لوٹ جاتے ہیں لیکن ان کے اندر اپنے بھوکے پیاسے معصوم بچوں کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہوتی، میں پڑھتا ہوں کہ ہمارے غیرت مند پٹھان بھائی صرف اس لئے کیمپوں کے آگے قطار میں نہیں لگتے کہ ان کی خودداری کی زنجیر نے ان کے پاؤں جکڑ رکھے ہیں۔

آج ارض سوات بھی لہولہو ہے اور مسلمانوں کا مقدس خون جو حرمت بیت اللہ سے بھی بڑھ کر ہے، اپنے اندر جذب کرنے پر مجبور ہے، کیا ہم میں سے کوئی نہیں جو اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کر سکے، کچھ اور نہ سہی، اپنی جان نہ سہی لیکن ہم اپنا مال تو دے سکتے ہیں، ان پر خرچ تو کر سکتے ہیں، ہمیں کشمیر کے کربلا نے پکارا، ہم نے نہ سنا، فلسطینی کربلا نے ہماری طرف دیکھا ہم نے نظریں چرالیں، افغانی کربلا نے ندا دی ہم بہرے بن گئے، عراق، چیچنیا، بوسنیا سے ہم کو پکارا گیا لیکن ہم بے حس ہوگئے، پھر لال مسجد میں کربلا کا میدان سجایا گیا لیکن ہمارے کانوں پر جوں تک نہ رینگی، ہم نے امت مسلمہ کے زخموں پر مرہم نہ رکھا اور جہاد جیسے عظیم فریضہ کو چھوڑ کر مصلحتوں اور حکمتوں کے چکر میں پڑ گئے تو اللہ نے سوات میں کربلا قائم کر دیا کہ چلو اپنی جانیں نہ دو، کفار سے نہ لڑو لیکن کم از کم اپنا مال تو خرچ کرو، سوات کے بے بس مسلمانوں کی مدد اپنے پیسوں سے تو کرو، ان کے لئے اپنے کاروبار میں سے تجوریوں سے، بینکوں سے کچھ تو خرچ کرو۔

کاش! ہم اس پکار کو سن لیں، اس پر عمل کر لیں تو شاید کچھ گناہوں کا بوجھ ہمارے ناتواں کندھوں سے اتر جائے۔

مسلمانو! آگے بڑھو خرچ کرو، چندے دو، بے گھروں کو ٹھکانہ دو، بھوکوں کے کھانے کا انتظام کرو، پیاسوں کو پانی پلاؤ، زخموں کی مرہم پٹی کرو، کچھ تو کرو، کیا ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے؟ اتنے بے حس تو ہم ابھی ہوئے نہیں، جو رفاہی ادارے اور دینی مدارس و جماعتیں، سوات کے متاثین کی مدد کر رہے ہیں اور امدادی کارروائیوں میں حصہ لے رہے ہیں ہم کو ان کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے تاکہ ہم کسی کام میں تو سرخرو ہو سکیں۔ ☆☆

دجال اور خروج دجال کے وقت حالات

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابتدا میں دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جن پر سبز رنگ کے موٹے کپڑے ہوں گے، دجال کے ساتھ یہودیوں کے جادوگر ہوں گے جو عجیب وغریب کرتب دکھلا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس امت کے ایک نوجوان پر مسلط کرے گا اور وہ اسے قتل کر دے گا، پھر اسے زندہ کرے گا، دوبارہ اس کو یا کسی اور کو قتل نہیں کر سکے گا۔ اس کے خروج کے وقت کی علامات یہ ہیں کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیں گے۔ حدود اللہ کا نفاذ کرنے میں سستی کریں گے۔ احکام خداوندی کو ضائع کر دیں گے۔ سود کھائیں گے، بڑے بڑے محلات بنائیں گے شراب پئیں گے۔ ریشم پہنیں گے، آل فرعون کی طرح متکبرانہ لباس پہنیں گے، دینی علوم دین کے لئے حاصل نہیں کریں گے، مساجد کی خوب آرائش وزیبائش کریں گے، قطع رحمی کریں گے، قاری زیادہ اور علماء، فقہا کم ہوں گے، حدود معطل کر دی جائیں گے، مرد عورتوں کے ساتھ اور عورتیں مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں گی، مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں سے جنسی خواہشات پوری کریں گی، اللہ ان پر دجال کو مسلط کر دیں گے، یہاں تک کہ وہ ان سے انتقام لے گا، مسلمان بیت المقدس کی طرف اکٹھے ہو جائیں گے۔ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام رفیق نامی پہاڑ پر نازل ہوں گے، جو ہدایت یافتہ امام ہوں گے اور عادل حکمران ہوں گے اور وہ دجال کو قتل کریں گے۔" (مرسلہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

قسط:۲

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ   دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

زید زمان المعروف زید حامد کا تعارف

مولانا سعید احمد جلال پوری

۴:...... اس سب سے قطع نظر ہم زید حامد سے پوچھنا چاہیں گے کہ اگر ان کا یوسف کذاب سے کوئی تعلق نہیں تھا یا نہیں ہے تو وہ یہ بتلانا پسند فرمادیں گے کہ یوسف کذاب کے خلاف لکھی گئی کتابوں: ”کذاب“ تالیف: میاں غفار اور ”فتنہ یوسف کذاب“ تالیف ارشد قریشی میں ان کا یوسف علی کذاب کے مقدمہ میں بار بار تذکرہ کیوں آیا ہے؟ کیا وہ اس کا انکار کرسکتے ہیں کہ ”فتنہ یوسف کذاب“ کے بیس مقامات پر بایں الفاظ ان کا تذکرہ موجود ہے، ملاحظہ ہو:

۱:...... ”ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں یوسف علی نے اپنے خطاب میں کہا کہ سو سے زائد صحابہ کرام محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں... اس نے... کراچی کے ایک صاحب زید زمان کو مجاہد کا لقب دیا۔“ (ص:۳)

۲:...... ”ملعون نے اپنے انتہائی اہم مقربین کو لاہور ڈیفنس کینٹ میں واقع اپنی پر آسائش قیام گاہ میں طلب کرلیا، جن میں راولپنڈی سے زید زمان کے علاوہ کراچی سے سہیل نامی ایک شخص بھی شامل ہے۔“ (ص:۴۲)

۳:...... ”یوسف علی نے مذکورہ تردید جاری کرنے سے قبل سہیل اور زید زمان کے ذریعے ملک بھر کے تمام مریدوں سے ٹیلیفونک رابطے کئے۔“ (ص:۴۲)

۴:...... ”اطلاعات کے مطابق ان مریدوں کے لاہور پہنچنے سے قبل ہی وہاں زید زمان نامی ملعون کا ایک مرید پہلے موجود تھا۔“ (ص:۵۱)

۵:...... ”اطلاعات کے مطابق ایسے کسی بھی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری زید زمان کو سپرد کی جائے گی جو افغانستان کی جنگ میں براہ راست شریک ہونے کے باعث کمانڈو کی شہرت رکھتا ہے۔“ (ص:۵۱)

۶:...... ”اس سلسلے میں زید زمان اور سہیل احمد خان نے کچھ سفارت خانوں سے بھی رابطہ کیا ہے۔“ (ص:۵۱)

۷:...... ”کراچی کا خلیفہ سہیل، راولپنڈی کا زید زمان... تھا۔“ (ص:۷۶)

۸:...... ”... پھر اسی محفل میں میں نے دو افراد عبدالواحد اور زید زمان کا بطور صحابی تعارف کروادیا۔“ (ص:۷۷)

۹:...... ”ابوالحسین یوسف علی نے ۱۲ سال قبل ایک نام نہاد فرضی ورلڈ اسمبلی بنائی جس کا نام ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی ہے، ۲۸/ فروری ۱۹۹۷ء کو لاہور میں اس کا اجلاس ہوا، جس میں کذاب نے ۱۰۰ صحابہ کرام کی موجودگی کی بات کی اس اجلاس میں کراچی سے عبدالواحد، محمد علی ابوبکر، سید زمان... نے شرکت کی۔“ (ص:۱۱۰)

۱۰:...... ”ورلڈ اسمبلی کے دعوت نامہ میں بھی مذکورہ بالا افراد کے نام ہیں۔“ (ص:۱۱۶)

۱۱:...... ”یوسف کذاب کی اہلیہ نے نبوت کے جھوٹے دعویدار کو بعض کاغذات جیل میں پہنچائے ہیں، جو اس نے اپنے خاص آدمیوں زید زمان اور سہیل کے حوالے کردیے، گزشتہ روز یہ افراد، وہ دستاویزات لے کر امریکی قونصلیٹ گئے اور کافی دیر تک وہاں موجود رہے۔“ (ص:۱۱۶)

۱۲:...... ”یوسف علی کو ملک سے فرار کرانے کی کوشش کی جائے گی، اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری زید زمان کے سپرد کی جائے گی، جو افغانستان کی جنگ میں براہ راست شریک ہونے کے باعث کمانڈو کی تربیت رکھتا ہے، اس سلسلہ میں زید زمان اور سہیل احمد خان نے کچھ سفارت خانوں سے بھی رابطہ کیا۔“ (ص ۳۰۶)

۱۳:...... ”یوسف کذاب کے گھر اور اہل خانہ کی حفاظت کی ذمہ داری بریگس کو دے دی گئی، فرم کے افسر زید زمان کو جھوٹے نبی نے اپنا خلیفہ مقرر کررکھا ہے۔“ (ص:۳۱۳)

۱۴:...... ”یوسف کذاب کے گھر اور اہل خانہ کی سیکورٹی کی تمام تر ذمہ داری

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

لاہور، راولپنڈی اور کراچی کی ایک مشہور سیکورٹی فرم برنکس کو دے دی گئی ہے۔ اس فرم کے ایک آفیسر زید زمان کو یوسف نے راولپنڈی اور اسلام آباد کا خلیفہ بھی مقرر رکھا ہے اور وہ ابھی تک اس جھوٹے نبی کے حصار میں ہے۔“ (ص:۳۱۴)

۱۵:...... ”حاضرین محفل میں سے دو افراد عبدالواحد خان اور زید زمان کو اسٹیج پر بلا کر ان کا تعارف صحابی رسول کے طور پر کرایا۔“ (ص:۳۲۵)

۱۶:...... ”ملعون نے اپنے تمام مریدوں سے زید زمان اور سہیل احمد خان کے توسط سے رابطے کئے ہیں۔“ (ص:۳۶۳)

۱۷:...... ”کراچی کے سہیل احمد خان اور پشاور... پشاور سہو کاتب ہے ورنہ وہ راولپنڈی کا خلیفہ تھا، ناقل... کے زید زمان نے انسانی حقوق کی تنظیموں اور سفارت خانوں سے رابطے کئے۔“ (ص:۳۷۰)

۱۸:...... ”مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا... کہ زید زمان نامی کوئی لڑکا چند افراد کے ساتھ میرے پاس آیا اور بتایا کہ بعض افراد اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے بعض اکابرین ایک صحیح العقیدہ مسلمان اور رسول کریم کے شیدائی کو کافر قرار دے کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کروا چکے ہیں....“ (ص:۳۹۰)

۱۹:...... ”کذاب یوسف نے برنکس کمپنی کے منیجر زید زمان کو خلیفہ اوّل مقرر کردیا۔“ (ص:۴۰۴)

۲۰:...... ”یوسف کذاب . . . نے اپنی غیر موجودگی میں برنکس کمپنی اسلام آباد کے منیجر زید زمان کو خلیفہ اول مقرر کردیا ہے اور تمام چیلوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ زید زمان کے احکامات کے مطابق کام کریں، زید زماں کو اس سے قبل ۲۸/فروری کو کذاب یوسف کی نام نہاد ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے لاہور میں ہونے والے اجلاس میں خصوصی طور پر بلایا گیا تھا اور تقریباً ۱۰۰ افراد کی موجودگی میں کذاب نے اسے صحابی قرار دیتے ہوئے ... نعوذ باللہ... حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خطاب دیا تھا اور کہا تھا کہ ہم نے زید زمان کو حقیقت عطا کردی ہے۔ اس پروگرام کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹ بھی تیار ہوئی، جو پولیس کے ریکارڈ میں محفوظ ہے اور مقدمہ کا حصہ ہے۔ اس اجلاس میں صحابی قرار پانے کے بعد زید زمان نے تقریر کی اور کذاب یوسف کی تعریف اور عظمت میں زمین و آسمان کے قلابے ملادیے تھے۔ زید زمان ان دنوں کذاب یوسف کی رہائی کے سلسلہ میں سرگرم ہے اور عدالت میں ہر تاریخ پر موجود ہوتا ہے۔“ (ص:۳۲۶)

الغرض کیا ان کا یوسف کذاب کو بچانے، اس کے مقدمہ کی پیروی، اس کی حفاظت، اس کو بیرون ملک فرار کرانے اور امریکی قونصل خانہ تک اپروچ کرنے اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے رابطہ کرنے وغیرہ مختلف حوالوں سے ان کا نام نمایاں طور پر نہیں لیا گیا؟ اگر ان کا اس ملعون کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا تو یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہوا؟ کیا انہوں نے کبھی اس سے اپنی برأت کا اظہار کیا؟ یا کرسکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔

اسی طرح نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کی کہانی پر مشتمل کتاب ”کذاب“ میں بھی بیس مقامات پر مختلف عنوانات اور خدمات کے ذیل میں بایں الفاظ ان کا تذکرہ ملتا ہے، پڑھئے اور سر دھنیے:

۱:...... ”اس جلسے میں کذاب کا چیلا زید زمان جسے کذاب نے ”صحابی“ قرار دیا تھا، اسٹیج پر براجمان تھا۔“ (ص:۴۴)

۲:...... ”کذاب کو کم از کم اپنے ان دو ”صحابیوں“ عبدالواحد اور زید زمان ہی کو اپنی صفائی میں عدالت میں لانا چاہئے تھا۔“ (ص:۴۵)

۳:...... ”اپنی تقریر کے دوران اپنے دو چیلوں عبدالواحد خان اور زید زمان کو ”صحابی“ کی حیثیت سے متعارف کروایا وہ دونوں اس محفل میں موجود تھے۔“ (ص:۵۰)

۴:...... ”سب سے پہلے وابستہ اور وارفتہ ہونے والے سید زید زمان ہی تھے، آپ ہیں سید زید زمان:“ (ص:۵۲)

۵:...... ”کراچی سے عبدالواحد، محمد علی ابوبکر، سید زید زمان، سروش، وسیم، امجد، رضوان، کاشف، عارف اور اورنگزیب خان اور شاہد نے شرکت کی۔“ (ص:۹۴)

۶:...... ”راولپنڈی کا خلیفہ زید زمان، پشاور کا خلیفہ سابق ایئر کموڈور اورنگزیب تھا۔“ (ص:۹۱)

۷:...... ”اس دوران اس کے خاص کارندے زید زمان جو راولپنڈی میں برنکس نامی ایک سیکورٹی کی فرم میں آفیسر ہے، نے کذاب یوسف کے گھر پر سیکورٹی کا عملہ تعینات کردیا۔“ (ص:۹۴)

۸:...... ”پھر اسی محفل میں، میں

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

نے دو افراد عبدالواحد خان اور زید زمان کا
بطور صحابی تعارف کروایا۔" (ص:۹۵)

۹:...... "... حتیٰ کہ عبدالواحد خان
اور زید زمان بھی گواہی کے لئے نہ آئے
جنہیں اس نے یتیم خانہ لاہور، بیت الرضا
میں نعوذ باللہ خلفائے راشدین کا درجہ دیا
تھا۔" (ص:۱۲۵)

۱۰:...... "اس نے دو افراد زید زمان
اور عبدالواحد کے صحابی ہونے کا اعلان
کیا۔" (ص:۱۷۵)

۱۱:...... "اس ... یوسف علی ... نے
دو افراد جن کے نام زید زمان اور عبدالواحد
تھے کو آگے بلایا اور ان کا تعارف صحابی
رسول کی حیثیت سے کرایا۔" (ص:۱۷۹)

۱۲:...... "میں نے اجلاس میں
شرکت کی تھی جہاں آڈیو اور ویڈیو کیسٹ
تیار کی گئی تھی... ملزم یوسف نے عبدالواحد
اور زید زمان کا اپنے صحابیوں کی حیثیت
سے تعارف کرایا۔" (ص:۱۸۷)

۱۳:...... "یہ درست ہے کہ ملزم
یوسف نے عبدالواحد اور زید زمان کو
اصحاب رسول کہا، اپنے صحابی نہیں کہا۔"
(ص:۱۹۶)

۱۴:...... "پھر دوران تقریر یوسف علی
ملزم نے دو اشخاص کو جن کے تعارف زید
زمان اور عبدالواحد کرائے، ان کو بطور صحابی
پیش کیا۔" (ص:۲۱۱)

۱۵:...... "حافظ ممتاز مذکورہ اجتماع
میں موجود تھے... جس میں تم نے اپنے دو
مریدوں زید زمان اور عبدالواحد کے صحابی
ہونے کا اعلان کیا۔" (ص:۲۳۰)

۱۶:...... "کیا یہ درست ہے
کہ... تم نے عبدالواحد اور زید زمان کو
اپنے صحابی کی حیثیت سے متعارف کرایا اور
ان دونوں افراد نے کسی حد تک خود بھی
تقریریں کیں؟۔" (ص:۲۳۸)

۱۷:...... "... میں نے جس اجتماع
میں اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا، وہاں
بیٹھے افراد میں سے اپنے مریدوں زید
زمان اور عبدالواحد کے صحابی ہونے کا
اعلان کیا۔" (ص:۲۹۷)

۱۸:...... "مثال کے طور پر آڈیو
کیسٹ پی، اے کا ٹرانسکرپٹ ایگزیبٹ
پی-۱۰ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نے عبدالواحد
اور زید زمان کے صحابی رسول ہونے کا
اعلان کیا۔" (ص:۳۳۴)

۱۹:...... "یہاں موجود سو افراد
اصحاب رسول ہیں، اس نے عبدالواحد اور
زید زمان نامی دو افراد کا تعارف صحابی کی
حیثیت سے اور اپنا پیغمبر اسلام کی حیثیت
سے کرایا۔" (ص:۳۴۰)

۲۰:...... "ملزم یوسف نے مسجد میں
اپنے ایک سو صحابیوں کی موجودگی کا ذکر کیا
اور اس نے دو افراد عبدالواحد اور زید زمان
کا اپنے صحابی کی حیثیت سے تعارف
کرایا۔" (ص:۳۴۳)

خلاصہ یہ کہ کیا اس کتاب میں بھی مختلف
عنوانات اور خدمات کے سلسلہ میں ان کا نام درج
نہیں ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات
میں ہے تو یہ سب کچھ بغیر کسی تعلق اور تعارف کے ہے؟

۵:...... اسی طرح کل کے زید زمان اور آج
کے زید حامد صاحب! اس آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کے
مندرجات کا انکار کر سکیں گے؟ جس میں ملعون یوسف
کذاب نے لاہور کی مسجد بیت الرضا میں نام نہاد
اپنے سو صحابہ کی موجودگی کا اعلان کیا، اور ان میں سے
دو خاص الخاص صحابہ اور خلفاء کا تعارف بھی کرایا، پھر
اس موقع پر آپ نے اور عبدالواحد نے حق نمک ادا
کرتے ہوئے مختصر سا خطاب بھی کیا تھا۔ لیجئے! اس
کیسٹ کے مندرجات اور اپنی تقریر بھی ملاحظہ کیجئے:

"کائنات کے سب سے خوش
قسمت ترین انسانو! اللہ تعالیٰ سے محبت
کرنے والے خوش نصیب صاحبان ایمان۔
حضور سیدنا محمد رسول اللہ سے وابستہ ہونے
والو! ان پر وارفتہ ہونے والو! ان پر تن من
دھن نثار کرنے والو! صاحبان نصیب انسانو!
آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ کی اس محفل
میں القرآن بھی موجود ہے قرآن بھی موجود
ہے، پارے بھی موجود ہیں، آیات بھی موجود
ہیں، آپ میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ ایک
آیت ہے، کچھ خوش نصیب اپنی اپنی جگہ ایک
پارہ ہیں، جن کو پورے پارے کا احساس ہے،
ان کو قرآن کی پہچان ہے اور جن کو قرآن کی
پہچان ہے ان کو القرآن کی پہچان ہے، آج
نور کی کرنیں بھی پھوار کرتی ہیں، اور نور کے
اس سفر میں جو لوگ انتہائی معراج پر پہنچ گئے
ہیں، ان سے بھی آپ کا تعارف کرواتا ہے،
آج کم از کم یہاں اس محفل میں ۱۰۰ صحابہ
موجود ہیں، ۱۰۰ اولیاء اللہ موجود ہیں، ہر عمر
کے لوگ موجود ہیں۔

بھئی صحابی وہی ہوتا ہے ناں جس
نے صحبت رسول میں ایمان کے ساتھ وقت
گزارا ہو اور اس پر قائم ہو گیا ہو اور رسول
اللہ ہیں ناں اور اگر ہیں تو ان کے صاحب

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

بھی ساتھ ہیں، اس صاحب کے جو مصاحب ہیں وہی تو صحابی ہیں۔

ان صحابہ کے ذریعے کائنات میں رابطہ لگا ہوا ہے ان کے صدقے کائنات میں رزق تقسیم ہو رہا ہے، ان کے صدقے شادی بیاہ ہو رہے ہیں، ان کے صدقے پانی مل رہا ہے، ان کے صدقے ہوا چل رہی ہے، ان کے صدقے چاند کی چاندنی ہے، ان کے صدقے سورج کی روشنی ہے، یہ نہ ہوں تو اللہ بھی قسم اٹھاتا ہے کہ کچھ بھی نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ یہ جو سانس آرہا ہے یہ بھی ان کے صدقے ہے۔ یہ ہیں وہ صحابہ، ان کا آپ کو علم ہے کہ دنیا کے کتنے بڑے ولی کیوں نہ ہوں، لاکھوں کروڑوں ان کے مرید کیوں نہ ہوں، ان صحابہ کے گھوڑے، الفاظ یہ ہیں: خدا کی قسم! ان کی سواری کے پیچھے جو گرد اڑتی ہے، اس کے برابر بھی وہ پیر، وہ ولی نہیں ہوسکتا، جس کے لاکھوں کروڑوں مرید ہیں، کیوں وہ پیر ولی ہیں، اللہ کو دیکھے بغیر، یہ ہیں دیکھ کر۔

ان صحابہ میں ایک ایک اپنی جگہ نمونہ ہے اور ایک ایک کا تعارف کروانے کو جی چاہتا ہے لیکن ہم صرف دو کا تعارف کروائیں گے عمر کے لحاظ سے دونوں نوجوان ہیں، حقیقت کے لحاظ سے دونوں نوجوان ہیں، ایک وہ خوش نصیب ہستی ہے، کائنات میں وہ واحد ہستی ہے نام بھی ان کا عبدالواحد ہے محمد عبدالواحد، ایک ایسے صحابی ایک ایسے ولی اللہ ہیں کہ جن کا خاندان پوری کائنات میں سب سے زیادہ تقریباً سارے کا سارا وابستہ ہے رسول اللہ سے وارفتہ ہے اور محمد الرسول اللہ سے وابستہ ہو کر محمد رسول اللہ کے ذریعے ذات حق سبحانہ وتعالیٰ تک پہنچا ہے۔ نعرۂ تکبیر کے ساتھ ان کا استقبال کیجئے! اور میں ان کو کہوں گا، کچھ ہمیں کہیں؟ بسم اللہ!

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

آج سے ۲۵ سال پہلے مکہ معظمہ میں ایک بزرگ سے ایک شعر سنا جو صبح سے میرے کانوں میں گونج رہا ہے، انہوں نے فرمایا تھا:

''میں کہاں اور یہ نکہت گل!
نسیم صبح یہ تیری مہربانی''

یہ شعر تو بہت پسند آیا، مگر اب پتہ لگا کہ ذات حق کا کرم اور اس کی رحمت، اس کا خاص کرم کہ یہ نکہت گل بھی اور نسیم سحر بھی اور حصول بھی وہ سب اندر ہی اندر موجود ہیں، یہ ایک لباس میں چھپے ہوئے ہیں، ایک اور ہے بہت عرصہ پہلے علامہ اقبال نے بڑے تڑپ کے ساتھ ایک شعر کہا تھا:

''کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزار سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں''

مبارک ہو کہ اب انتظار کی ضرورت نہیں، علامہ اقبال تو منتظر تھے، الحمدللہ ذات حق مل گیا، مبارک ہو۔

دوسرا تعارف اس نوجوان صحابی، اس نوجوان ولی کا کرواؤں گا جس کے سفر کا آغاز ہی صدیقیت سے ہوا ہے اور جس رات ہمیں نیابت مصطفیٰ عطا ہوئی تھی، اگلی صبح ہم کراچی گئے تھے اور سب سے پہلے وابستہ ہونے اور وارفتہ ہونے والے سیّد زید زمان ہی تھے۔ آئیں سیّد زید زمان، نعرۂ تکبیر! برسوں ایک سفر کی آرزو رہی، کتابوں میں پڑھا تھا چالیس، چالیس سال پچاس پچاس سال چلے کئے جاتے تھے ریاضت اور مجاہدہ ہوتا تھا، میرے آقا سیّدنا علیہ صلوٰۃ والسلام کی انتہا سے انتہائی شدید انتہائی محبت کے بعد ایک طویل سفر، ریاضت کا مجاہدے کا گزارا جاتا تھا تو آقا کی زیارت ہوتی تھی ایک سفر کا آغاز، ہمیشہ سے یہ پڑھا اور سنا اور خوف یہ کہ کہاں ہم! کہاں یہ ماحول! کہاں یہ دور! کس کے پاس وقت ہے کہ برسوں کے چلے کرے، کس کے پاس وقت ہے کہ صدیوں کی عبادتیں کرے اور پھر صرف دیدار نصیب ہو، تڑپ تو تھی کہ صرف زیارت و دیدار ایسا نصیب ہو کہ صرف اس جہاں میں نہیں، صرف آخرت میں نہیں، صرف لامکاں میں نہیں، ثم الوریٰ، ثم الوریٰ، ثم الوریٰ، وصل قائم رہے، تو ایک راز سمجھ میں آیا کہ: ''نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں'' زہد ہزاروں سال کا اور پیار کی نگاہ ایک طرف، اپنے کسی ایسے پیارے کو دیکھو جو پیار کی نگاہ سے کہ صدیوں کا سفر لمحوں میں طے ہوجائے۔ نعرۂ تکبیر'' (منقول از [illegible] لاہور و کذاب ص ۵۲۵تا۵۳۴)

۶:......اگر زید زمان المعروف زید حامد کا، ملعون یوسف کذاب کے ساتھ تعلق نہیں تھا، تو اس نے مولانا محمد یوسف اسکندر کے بار بار کے استفسار پر یہ اقرار کیوں کیا کہ جی ہاں یوسف علی کے مقدمہ میں میرا بہرحال کسی قدر کردار رہا ہے؟

۷:......اگر زید زمان المعروف زید حامد کا مدعی نبوت یوسف علی کذاب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا اور

وہ اس کو نہیں جانتا تو اس نے ۱۳/ اگست ۲۰۰۰ء کے روزنامہ ڈان میں مدعی نبوت ملعون یوسف علی کذاب کے خلاف عدالتی فیصلہ کی مخالفت کرتے ہوئے یہ کیوں کہا کہ: ”یہ عدل وانصاف کا خون ہے؟“

۸:...... نوفل شاہ رخ کا کہنا ہے کہ: ”میں زید حامد کو گزشتہ بیس سال سے جانتا ہوں، میری سب سے پہلی ملاقات زید حامد سے ۱۹۸۹ء میں حکمت یار کے کراچی کے دورے میں ہوئی، جب وہ اس کے ترجمان تھے۔ میں اس روشن چہرے والے شخص نوجوان این ای ڈی کے گریجویٹ انجینئر سے، جو بیک وقت روانی سے فارسی، انگریزی، پشتو اور اردو بول سکتا تھا بہت متاثر ہوا، اس وقت یہ زید حامد نہیں بلکہ زید زمان تھا اسی زمانہ میں زید زمان نے قصص الجہاد نامی ویڈیو تیار اور تقسیم کی جس میں افغان مجاہدین اور روسی افواج کا دوبدو مقابلہ دکھایا گیا تھا یہ ویڈیو اپنی قسم میں جدا اور یکتا تھی، اس زمانہ میں زید زمان ایک سحر انگیز شخصیت تھے مگر پھر کچھ عجیب سی باتیں ہوئیں، زید زمان ایک برطانوی میں این جی اوز ”مسلم ایڈ“ کے مالی اسکینڈل کا مرکزی نقطہ بنے، بعدازاں انہوں نے حکمت یار اور حقانی سے رابطہ توڑ کر احمد شاہ مسعود کے ساتھ تعلقات استوار کر لئے اور پھر بعد میں جہاد کو یکسر فراموش کر کے ”صوفی“ بن گئے، اسی دوران جب ملعون یوسف علی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو یہ اس سے منسلک ہو گیا اور اس کا صحابی اور خلیفہ اول قرار پایا اور کئی دفعہ اخبارات و رسائل میں اس کا نام یوسف علی کذاب کے صحابی اور خلیفہ کے نام سے چھپا۔“ (کاشف حفیظ، روزنامہ امت کراچی) اگر زید زمان المعروف زید حامد کا مدعی نبوت ملعون یوسف کذاب کے ساتھ کوئی دینی، مذہبی عقیدت ومحبت، پیری مریدی یا نبوت وخلافت کا کوئی رشتہ نہیں تھا تو اس نے ملعون یوسف کذاب کی بھرپور وکالت کرتے ہوئے اپنی ویب سائٹ پر بے شمار سائلین کے جواب میں ملعون یوسف کذاب کی صفائیاں کیوں دیں؟ اور اس کے خلاف مقدمہ کو جھوٹا مقدمہ کیوں کہا؟ اور یہ کیوں کہا کہ دراصل خبریں گروپ کے ضیاء شاہد اور یوسف کذاب کے درمیان جائیداد کا تنازعہ تھا، جس کی بناپر اس کے خلاف سازش کی گئی تھی ورنہ وہ تو بڑا اور درویش صفت اور صوفی اسکالر تھا؟

۹:...... زید زمان کی ویب سائٹ براس ٹیکس پر جا کر زید حامد سے یوسف کذاب سے متعلق سوالات کرنے والے بیسیوں سائلین کا کہنا ہے کہ اگر زید زمان المعروف زید حامد کا یوسف کذاب کے ساتھ کوئی دینی اور مذہبی رشتہ نہیں تھا یا نہیں ہے تو وہ یوسف کذاب کے غلیظ عقائد کے بارہ میں صاف صاف جواب کیوں نہیں دیتا اور یہ کیوں نہیں کہتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا ہر دعویدار دجال وکذاب اور ملحد ومرتد ہے؟ اور وہ اس دجال کے عقائد سے متعلق پوچھے گئے ہر سوال کے جواب میں یہ کیوں کہتا ہے کہ اس کی کوئی بات تصوف کی تعلیمات کے خلاف نہیں ہے؟ (جاری ہے)

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹرٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

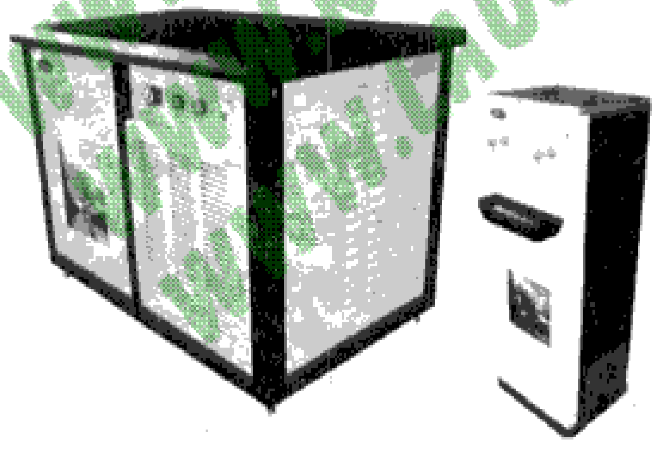

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

رابطہ سیل: 0333-2126720
E-mail:monir@super.net.pk

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کپیسٹی میں دستیاب ہیں

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

امام اہل سنتؒ... چند یادیں

ڈاکٹر دین محمد فریدی

علمی حلقوں میں امام اہل سنت والجماعت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات برق بن کر گری۔ حضرتؒ تقریباً سات آٹھ سال سے صاحب فراش تھے مگر اس حالت میں بھی ان کا وجود اہل حق کے لئے غنیمت تھا، بندہ کی حضرتؒ سے زیادہ ملاقات تو نہیں تھی، ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے ۱۹۶۶ء میں حکم فرمایا کہ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب کی خدمت میں گوجرانوالہ پہنچو، بندہ ان دنوں ہرنولی ہوتا تھا، وہاں ایک مولوی صاحب نے فساد مچا رکھا تھا، مولانا نے اس کے لئے بندہ کو حکم فرمایا، بندہ حکم ملتے ہی راتوں رات سفر کر کے صبح گوجرانوالہ حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ بھی اسی معاملہ کے لئے پہنچ چکے ہیں، بندہ نے زیارت کی، حضرت قدس سرہ نے مناظر اسلام کو ہدایات دیں اور ان ہدایات کی روشنی میں ہمیں کامیابی نصیب ہوئی، اس کے بعد حضرتؒ کی کتب سے استفادہ ضرور کیا۔

حضرتؒ ۲۰۰۳ء میں حج کے لئے تشریف لے گئے، ختم نبوت حج گروپ میں بندہ بھی شامل تھا، حسن اتفاق کہ حرم مکی میں جس بلڈنگ میں رہائش تھی دوسرے پورشن میں حضرتؒ کا قیام تھا، جب بھی واپس رہائش گاہ پر آتا حضرتؒ کی خدمت میں حاضر رہتا اتنے شفیق کہ مجھے اپنی چار پائی پر بٹھانے پر اصرار کرتے مگر کہاں حضرت! کہاں مجھ جیسا ناکارہ! قدموں میں بیٹھ کر سرشاری ہوتی، منیٰ، عرفات میں ساتھ رہے بلکہ میدان عرفات میں ایک واقعہ پیش آیا کہ بعد نماز ظہر حضرتؒ کا بیان تھا، حضرت بیان میں سہواً فرما گئے کہ ابرہہ کے حملے کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چھ سال تھی، بندہ کو کھٹک گئی کہ سہواً ہوا، اپنی ہمت نہ تھی مگر حضرت مفتی حافظ عبدالمجید سکھرویؒ جو کہ میری برادری کے تھے اور مدینہ منورہ میں ان سے تعارف اچھی طرح ہوا ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ حضرت شیخ سے سہو ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ ابرہہ کے چھ سال بعد پیدا ہوئے مفتی عبدالمجیدؒ نے کہا کہ واقعی بات اسی طرح ہے۔ حضرتؒ ابھی مصلیٰ پر تشریف فرما تھے کہ مفتی عبدالمجیدؒ نے عرض کیا کہ حضرت یہ سہو ہوا ہے۔ حضرتؒ نے کہا کہ مولوی عبدالمجید! واقعی ہوا ہے مگر تم نہیں سمجھے تھے، جس نے بتایا ہے سامنے لاؤ، بندہ مفتی صاحبؒ کے پیچھے بیٹھا تھا، آگے آنے کا اشارہ کیا، بندہ حاضر ہوا تو حضرتؒ نے بڑی شفقت سے پشت پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ واقعی آپؐ واقعہ ابرہہ سے چھ سال بعد پیدا ہوئے، میرے لئے خوب دعا کی، بندہ کو جرأت ہوئی، عرض کیا کہ حضرت! اپنے دور کی ایک بہت بڑی شخصیت ہے، مگر تاریخ نے یہ ظلم کیا ہے کہ اس پر کوئی کتاب نہیں ملتی کہیں کہیں چلتے چلتے ذکر کر دیا جاتا ہے کہ یہ شخصیت بھی اسلام کی بڑی شخصیت ہے مگر اس پر کوئی کام نہیں ہوا۔ حضرت نے پوچھا ”کون سی؟“ میں نے عرض کیا کہ حضرت سیدنا حسن ابن علیؓ، حضرت شیخ نے سوچ کر فرمایا کہ واقعی ان پر کوئی کام نہیں ہوا، عربی میں صرف ایک تاریخ ملتی ہے، باقی خاموشی، حضرتؒ نے فرمایا کہ تم کام کرو، میں نے عرض کیا کہ حضرت! اردو پڑھا ہوا ہوں، قرآن پاک بھی ناظرہ ہے، دینی علوم پڑھ نہیں سکا، اس پر کوئی ماہر اور مستند عالم ہی کام کر سکتا ہے، آپ مولانا زاہد الراشدی دامت برکاتہم کے ذمہ یہ کام لگائیں میرا وجدان کہتا ہے کہ اگر حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر کام شروع ہو جائے تو رافضیت کے فتنے کو روک لگ جائے گی، فرمانے لگے: ”بات تو اسی طرح ہے مگر یہ بھاری پتھر اٹھائے کون۔“ رات مزدلفہ میں عبادت میں گزری، صبح قربانی تھی، ختم نبوت گروپ خود ہی قربانی کر کے کھانے کا انتظام کرتا تھا، ظہر کی نماز کے بعد حضرتؒ کی خدمت میں بیٹھا تھا اور حضرتؒ کے ساتھ کھانا کھانے کی سعادت نصیب ہوئی، جب حج کے دن گزار کر واپس حرم آئے تو حضرتؒ نے روضہ رسولؐ کی زیارت اور حاضری دینے مدینہ منورہ جانا تھا، کوزی کی اگلی سیٹ پر تشریف فرما تھے، یہاں بھی مقدر نے یاوری کی آگے بڑھا، حضرتؒ سے مصافحہ کیا اور آپ کی ریش مبارک پر بے ساختہ بوسے دیئے اور دعاؤں کی درخواست کی، یہ یادیں تو حرم کی ہیں۔ حضرت شیخ ایسے لوگوں پر کتنے مہربان ہوں گے جو کہ عمر بھر ان کی خدمت کرتے رہے، نامعلوم ان کو حضرت نے کتنی شفقتوں اور دعاؤں سے نوازا ہوگا جبکہ مجھ جیسے ناکارہ اور ناواقف کے ساتھ اتنی شفقت فرمائی۔ آج ہم دل گرفتہ ہیں کہ تقریباً پون صدی علم و عرفان، رشد و ہدایت پوری دنیا میں پھیلا کر سفر آخرت پر روانہ ہو گئے، ان کی اولاد سمیت آج اہل حق غمزدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندن، شاگردوں اور متعلقین و متوسلین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ ☆☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAULAK.INFO

فکرِ آخرت

مولانا نعیم الدین

ولا غافل نہ ہو یکدم:

مندرجہ بالا عنوان پنجاب کے ایک باخدا عالم مولانا غلام رسول صاحبؒ کے کلام کا ایک مصرع ہے اس کلام میں مولانا نے فکرِ آخرت سے متعلق بڑے درد بھرے اشعار کہے ہیں۔ یہ اشعار ہم اپنے بچپن میں استاذ محترم کو گنگناتے سنتے تھے تو قلب پر عجیب اثر ہوتا تھا۔ بچپن میں ہی یہ مصرع ہمارے دل و دماغ میں پیوست ہوگیا تھا: ''ولا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے'' کچھ عرصہ قبل کی بات ہے کہ وقتِ سحر ایک مسجد سے یہ اشعار پڑھنے کی آواز آتی تھی' دل بے چین ہو جاتا تھا اب وہ آواز نہیں آتی' معلوم نہیں پڑھنے والے نہیں رہے یا کوئی اور بات ہے؟

جی چاہتا ہے قارئین بھی اس کلام سے مستفید ہوں شاید کسی کے دل میں فکرِ آخرت کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ ملاحظہ فرمایئے مولانا مرحوم فرماتے ہیں:

ولا غافل نہ ہو یکدم، یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی، زمیں اندر سمانا ہے
ترا نازک بدن بھائی، جو لیٹے سیج پھولوں پر
یہ ہوگا ایک دن مردار، جو کرموں نے کھانا ہے
اجل کے روز کو کر یاد' کر ساماں چلنے کا
مسافر بے وطن ہے تو' کہاں تیرا ٹھکانا ہے
غلط فہمید ہے تیری، نہیں آرام اک پل بھی
زمیں کے فرش پر سونا جو اینٹوں کا سرہانا ہے
عزیزا یاد کر وہ دن، جو ملک الموت آوے گا
نہ جاوے ساتھ تیرے کوئی اکیلا تو نے جانا ہے
نہ بیلی ہوسکے بھائی نہ بیٹا باپ نے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
جہاں کے شغل میں شاغل خدا کی یاد سے غافل
کریں دعویٰ جو یہ دنیا مرا دائم ٹھکانا ہے
فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کونوں پر
محلاں اچیاں والے ترا گوریں نکانا ہے
کہاں وہ ماہ کنعانی' کہاں تخت سلیمانی
گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان و دانا ہے
نظر کر دیکھ خویشوں میں جو ساتھی کون ہے تیرا
انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اکیلے کو دبانا ہے
نظر کر ماڑیاں خالی، کہاں وہ ماڑیاں والے
بھی کوڑا پسارا ہے، دغا بازی کا بانا ہے
غلام ایک دن نہ کر غفلت، حیاتی پر نہ ہو غرہ
خدا کو یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے

مولانا غلام رسول صاحبؒ کے متعلق حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بڑے عاشق تھے'' ولا غافل نہ ہو یک دم'' یہ انہیں کے اشعار ہیں' پنجابی تھے' ان کی اردو بھی ایسی ہی ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ان کے بڑے دردناک اشعار ہیں' صحبت میں یہ اثر تھا کہ جو ایک مرتبہ پاس بیٹھ جاتا، ساری عمر اس کی تہجد بھی ناغہ نہ ہوتی' چہ جائیکہ فرض نماز' ہندوؤں میں جہاں وعظ کر دیتے سب کے سب مسلمان ہو جاتے' ایک مرتبہ استنجے کے لئے ہاتھ میں ڈھیلا لئے کھڑے تھے کچھ ہندو عورتیں قضائے حاجت کے لئے بستی کے باہر جنگل کو جارہی تھیں ڈھیلا زور سے زمین پر پھینکا اور فرمایا: ''الا اللہ'' وہ سب ہندو عورتیں: ''لا الہ الا اللہ' لا الہ الا اللہ'' پڑھنے لگیں اور گھر تک پڑھتی گئیں اور مسلمان ہوگئیں۔

ایک شخص مسجد میں مکان کے اوپر سے کوڑا پھینک دیتا تھا' ایک مرتبہ لوگوں نے مولانا سے کہا کہ فلاں شخص ہمیشہ مسجد میں مکان کے اوپر سے کوڑا پھینکتا ہے' فرمایا کہ اب کی بار پھینکے تو مجھے دکھانا' دکھایا بھی' آپ نے فرمایا: کب تک پھینکتا رہے گا؟ وہ وہیں سے نیچے کود پڑا اور تائب ہوا' جو ہندو یا عیسائی ایک مرتبہ وعظ سن لیتا تھا مسلمان ہو جاتا تھا' اس واسطے انگریز نے زبان بندی کر دی تھی اور وعظ سے روک دیا تھا۔'' ([illegible] ص ۴۵)

(از حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی)

مولانا غلام رسول صاحب قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ پنجاب کے رہنے والے تھے بڑے عالم محدث اور صاحب تاثیر بزرگ تھے۔ پہلے مولانا نظام الدین بگویؒ سے تعلیم حاصل کی پھر دہلی آ کر میاں سید نذیر حسین صاحبؒ کے درس حدیث میں شرکت کی' حضرت مولانا عبداللہ صاحب غزنویؒ رفیق درس تھے' وعظ و بیان میں ایسی تاثیر تھی کہ انگریزی حکومت نے وعظ کہنے اور بلا اجازت سفر کرنے کی ممانعت کر دی تھی' عامل بالحدیث اور

صاحب تصنیف تھے ۱۲۹۱ھ میں وفات پائی۔

یاد رہے مولانا غلام رسول صاحبؒ اگرچہ میاں نذیر حسین صاحبؒ کے شاگرد اور عامل بالحدیث تھے لیکن روایتی غیر مقلد نہیں تھے یہی وجہ ہے کہ مولانا صاحبؒ احناف کی طرح رفع یدین کے بغیر نماز پڑھتے تھے اور جب ۱۲۹۰ھ میں مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب نے آٹھ رکعت تراویح کے سنت ہونے اور بیس رکعات کے ناجائز ہونے کا فتویٰ دیا تو اس کے خلاف مولانا غلام رسول صاحبؒ نے باقاعدہ "رسالہ تراویح" کے نام سے ایک رسالہ لکھا اور اس میں مولانا بٹالوی مرحوم کے فتویٰ کی تردید کی اور موثر انداز میں دلائل کے ساتھ تراویح کے بیس رکعت سنت ہونے کو ثابت کیا، یہ رسالہ فارسی میں تھا' حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم نے اس کا اردو میں ترجمہ کرکے شائع فرمایا۔ شکر اللہ مساعیہم

حضرت مولانا محمد صاحبؒ اوران کا وعظ:

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ حضرت مولانا محمد صاحبؒ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

"مولانا عبداللہ صاحبؒ کے والد مولانا محمد صاحبؒ بڑے عاشق تھے' بہت خوش الحان تھے' ایک بستی میں تشریف لے گئے' لوگ باہر درختوں کے نیچے اکٹھے تھے وارث شاہ کی ہیر رانجھا ہورہی تھی' خادم سے کہا آؤ وہاں چلیں' ان سے کہا کہ لاؤ ہم ہیر سنائیں ایسا پڑھا کہ دل کو کھینچ لیا' لوگوں نے کہا کہ واہ مولوی صاحب' پھر ہیر کو چھوڑ کر قرآن شریف پڑھ کر وعظ شروع کردیا' سب بستی کی بستی مرید ہوگئی۔" (تزکیہ واحسان ص ۱۳۶)

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ مولانا محمد صاحبؒ کا تعارف کرواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"مولانا محمد صاحبؒ کوٹ بادل خان ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے بڑے عالم تھے۔ حضرت مولانا مظہر صاحب نانوتوی بانی مظاہر العلوم سے تلمذ تھا اور مولانا عبدالحق صاحب حقانی کے ہم سبق تھے' بڑی عاشقانہ اور دردمند طبیعت پائی تھی ابتداء میں عشق مجازی میں گرفتار ہوگئے اور اس کی وجہ سے بڑی تکلیفیں برداشت کیں' پھر جذبہ توفیق الٰہی نے محبوب حقیقی کی طلب وعشق کی طرف متوجہ کیا' حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوگئے۔ حضرت نے ان کو ارشاد فرمایا تھا کہ آپ وعظ ہی کہتے پھریں بس آپ کا وظیفہ ہے' مولانا وعظ کے لئے دیوانہ وار پھرتے تھے' آواز میں اللہ تعالیٰ نے اتنی کشش دی تھی کہ جو بھی آپ سے وعظ یا کوئی شعر سن لیتا گرویدہ ہوجاتا' اکثر وعظ سننے والے تہجد گزار ہوجاتے' بڑے بڑے ڈاکو اور چور آپ کے ہاتھ پر تائب ہوئے۔ حضرت فرماتے تھے کہ جب ذکر کرنے بیٹھتے تو پہلے بڑے درد سے یہ شعر پڑھتے اور دل کھینچ لیتے:

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

پھر تھوڑا ذکر کرتے' پھر یہ شعر پڑھتے اور خوب روتے۔ مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب مرحوم فرماتے تھے کہ ضلع لاہور میں میرا گزر ایک جھونپڑے کے پاس سے ہوا جو بالکل جنگل میں تھا۔ سنتا ہوں کہ کوئی عورت جھونپڑے کے اندر بیٹھی ذکر بالجہر کررہی ہے' مگر کچھ زیادہ جہر سے نہیں' میں وہاں ٹھہر گیا' پوچھا کہ آپ لوگوں کو کس کی صحبت سے یہ بات حاصل ہوگئی؟ انہوں نے کہا کہ یہاں سے ایک بزرگ سفید ریش گزرے تھے ان کا نام محمد تھا' ہم ان سے بیعت ہوگئے' ہماری مستورات بھی ذاکرہ اور تہجد گزار ہیں' حلال وحرام پہچانتی ہیں' میں سمجھ گیا کہ یہ میرے استاذ حضرت مولانا محمد صاحبؒ فاروقی ہیں۔ ۱۳۲۰ھ (۱۹۰۲ء) میں وفات پائی۔"

(حاشیہ تزکیہ واحسان ص ۱۳۶)

شیخ شبلیؒ اور سبزی فروش:

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت ہے کہ ایک سبزی فروش' سبزی فروخت کرتا پھر رہا تھا اور یہ آواز لگا رہا تھا "الخیار العشرۃ بدانق" جس کا ترجمہ ہے کہ "دس ککڑی ایک دانگ میں" اور ایک لغت میں یہ ترجمہ بعید بولا جاتا تھا' اس کا کوئی قرینہ بھی ہوسکتا تھا کہ "دس نیک لوگ ایک دانگ میں" شیخ شبلی کے کان میں یہ آواز پڑی اور شیخ مار کر بے ہوش ہوگئے کہ جب خیار یعنی نیکوں کی یہ حالت ہے تو ہم اشرار کو کون پوچھے گا؟ کیا اچھے لوگ تھے۔" (پسندیدہ حکایات ص ۴۲)

☆☆ ...... ☆☆

خبریں بر ایک نظر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ اور شاہین ختم نبوت

کا دورہ اندرون سندھ

میر پور خاص (رپورٹ: ابوارسلان صدیقی) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری اور مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا محمد نذر عثمانی کی دعوت پر پانچ دن (۱۶/مئی سے ۲۰/مئی تک) کے دورہ پر میر پور خاص، بدین، ڈگری، کنری اور حیدرآباد تشریف لائے، جہاں ان حضرات نے ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا، جس میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، مسئلہ ختم نبوت اور ظہور مہدی، نزول حضرت عیسیٰ بن مریم، فتنہ دجال، فتنہ قادیانیت کی سرکوبی جیسے اہم عنوانات شامل ہیں۔

سب سے پہلی کانفرنس میر پور خاص میں ۱۶/مئی ۲۰۰۹ء کو ہوئی۔ کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر مولانا شبیر احمد کرنالوی کی سرپرستی اور مولانا حفیظ الرحمن فیض کی صدارت میں بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ پنہور کالونی سیٹلائٹ ٹاؤن میں ہوئی، جس میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا راشد محبوب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو الہ یار، مولانا قاری کامران احمد حیدرآباد اور مولانا فیاض مدنی کا بیان ہوا، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد علی صدیقی نے سرانجام دیے، اسٹیج پر مولانا شبیر احمد کرنالوی، مولانا حفیظ الرحمن فیض، مولانا مفتی عبیداللہ انور، مولانا مقبول احمد، مولانا ظہیر احمد کرنالوی، حافظ اکبر راشد، قاری بشیر احمد، سلطان محمد اور علمائے کرام کی ایک کثیر تعداد موجود رہی اور الحمدللہ حاضری بھی خوب تھی، مسجد اقصیٰ اندر باہر سے بھری ہوئی تھی رات ڈیڑھ بجے کانفرنس قاری کامران احمد کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

۱۷/مئی کو ضلع بدین کے شہر کڑن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اور مولانا عبدالستار جاوڑا کی سرپرستی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کا اہتمام مولانا محمد یعقوب معاویہ اور مولانا اللہ بخش نے کیا تھا۔ کانفرنس سے خطاب مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے علاوہ مولانا محمد عیسیٰ سموں، مولانا اسد اللہ حیدری اور مولانا محمد عبداللہ سندھی نے کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا گل حسن نے سرانجام دیے ہدیہ نعت عبدالمجید عابد نے پیش کیا، ضلع بدین کے اکثر علماء کی بھرپور حاضری رہی اور کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا فیاض مدنی نے رات کو بیان کے بعد حکیم محمد عاشق نقشبندی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کی دعوت پر گولارچی میں قیام کیا اور ۱۸/مئی کی صبح بعد نماز فجر مدینہ مسجد گولارچی میں درس قرآن دیا، اس کے بعد ناشتہ حکیم صاحب کے پاس کرکے سندھ کے نامور عالم دین مولانا عبدالغفور قاسمی کی عیادت کے لئے سجاول حاضری دی۔ اس کے بعد دن میں مدرسہ دارالعلوم فاروقیہ گوٹھ نبی بخش کبوہ میں قاری عبدالمجید کی دعوت پر طلبا اور اساتذہ کرام میں مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا بیان ہوا۔

۱۸/مئی رات بعد نماز عشاء مدرسہ اشاعت القرآن ڈگری میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈگری کے زیر اہتمام ایک ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام تھا، جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا احمد علی عباسی، مولانا فیاض مدنی کا بیان ہوا، نعت حافظ محمد طاہر نے پیش کی، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد علی صدیقی نے انجام دیے۔ کانفرنس کی تیاری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈگری کے عبیداللہ، مولانا خورشید احمد، مولانا محمود حسن خیری، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد رضوان، مولانا قاری محمد اصغر، قاری عبدالستار اور حافظ محمد شفیع کے فرزند حاجی عبیداللہ نے سرانجام دیے۔

۱۹/مئی کو کنری میں ۳۵ ویں سالانہ عظیم الشان کانفرنس تھی، جس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے احباب نے بھرپور انداز میں کیا تھا، یہ کانفرنس کارکنوں کے لئے ایک چیلنج بھی تھی ایک تو یکے بعد دیگرے میاں عبدالواحد اور بشیر احمد قلندر انتقال فرماگئے اور دوسرے کنری کے اہم باہمت عہدیدار میاں ریاض احمد کاروباری مصروفیات کی وجہ سے سعودی عرب منتقل ہوگئے۔ اس کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ خصوصی طور پر شرکت کے لئے تشریف لائے اور کانفرنس سے خطاب لاجواب کیا۔ حضرت مولانا مدظلہ کے علاوہ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا رب نواز حنفی، مولانا عبداللہ سندھی، مولانا فیاض احمد مدنی، مولانا سعید احمد ثاقب کے بیانات ہوئے، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا محمد علی صدیقی نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیے۔ کانفرنس الحمدللہ بہت ہی کامیاب رہی، رات ۲ بجے کانفرنس کا اختتام ہوا،

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.LAULAK.INFO

جناب مولانا محمد انس یونس نے ہدیہ نعت پیش کیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام عہدیدار اور کارکن، نئے امیر جناب محمد اقبال ارشد آرائیں اور ناظم اعلیٰ محمد ناصر آرائیں کی زیرنگرانی میں تازہ دم رہے، کنری کے تمام علماء، مولانا امان اللہ کی سربراہی میں کانفرنس کے انتظامات میں لگے رہے۔

۲۰/مئی کو حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کنری سے سیدھے حیدرآباد مولانا محمد نذر عثمانی کی معیت میں تشریف لے گئے اور مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کنری جماعت کے اموری مشاورت کے بعد مولانا محمد علی صدیقی کی معیت میں میر پور خاص تشریف لائے جہاں پہلے احمدانی کلینک پر ڈاکٹر امداد اللہ احمدانی سے ملاقات ہوئی اس کے بعد مدینہ مسجد شاہی بازار میں ظہر کی نماز ادا کی اور میر پور خاص کے جید علماء کرام مولانا شبیر احمد کرنالوی، مولانا حفیظ الرحمن فیض اور دیگر حضرات سے ملاقات کی اور جماعتی امور پر بات چیت کی۔ ۳ بجے حیدرآباد کے لئے ڈاکٹر امداد اللہ احمدانی کے ہمراہ عازم سفر ہوئے۔ بعد نماز عشاء مسجد ابراہیم خلیل اللہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس تھی جس سے حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا رب نواز حنفی، مولانا ایوب بندہانی، قاری کامران احمد نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد علی صدیقی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کے انتظامات مولانا محمد نذر عثمانی نے مولانا عبدالسلام، مولانا سیف الرحمن اور محمد اکرم قریشی کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔ الحمدللہ تمام پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔

۲۷/مئی کو حضرت ناظم اعلیٰ نے حیدرآباد دفتر میں قیام کیا اور جماعتی احباب سے ملاقاتیں کیں۔

ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد

حیدرآباد (رپورٹ: مولانا محمد نذر عثمانی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغین حضرات کے اجلاس منعقدہ مرکزی دفتر ملتان میں اندرون سندھ ہونے والی کانفرنسوں کی تاریخوں کی باقاعدہ منظوری مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے دی اور مقامی جماعتوں کو کانفرنسوں کی تیاری کے سلسلے میں اپنی کوشش تیز کرنے کی ہدایت کی۔ ۲۰/مئی ۲۰۰۹ء حیدرآباد کانفرنس کے لئے مقامی امیر ڈاکٹر مولانا عبدالسلام قریشی، مولانا سیف الرحمن، مولانا تاج محمد اور راقم الحروف پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی جس نے دارالعلوم مظاہر العلوم کے مہتمم مفتی محمد فصیح، جامعہ قوت الاسلام کے مہتمم مولانا سعید جدون، جامعہ ریاض العلوم کے ناظم مفتی محمد عرفان، جامعہ اشرفیہ کے مہتمم مولانا شبیر احمد خان کے علاوہ حیدرآباد کے خطباء و علماء سے ملاقاتیں کیں اور ختم نبوت کانفرنس کے باقاعدہ دعوت نامہ پہنچایا۔

۲۰/مئی بروز بدھ بعد نماز عشاء ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کے اشتہارات لگوانے کی ذمہ داری مفتی محمد طارق اور ان کے رفقاء نے بخوبی نبھائی۔ حیدرآباد سائٹ اور دیگر علاقوں کے لئے مفتاح العلوم سائٹ کے علماء کرام اور طلباء نے خدمات سرانجام دیں۔ کانفرنس کے لئے حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا رب نواز حنفی و دیگر مقررین بعد نماز عصر دفتر ختم نبوت حیدرآباد تشریف لے آئے۔ اسٹیج کی تیاری کے مراحل جامعہ امدادیہ کے طلبا اور جماعت حیدرآباد کے خازن محمد اکرم قریشی کی نگرانی میں پورے ہوئے، مہمانوں کی ضیافت کا انتظام ڈاکٹر مولانا عبدالسلام قریشی کے ہاں ہوا، بعد نماز عشاء ابراہیم خلیل اللہ مسجد میں تلاوت قرآن کے ساتھ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ہوا تلاوت قاری ضیاء الحسن نے کی، نعت رسول مقبول رانا محمد اسماعیل صاحب نے پیش کر کے مجمع سے داد وصول کی، ابتدائی مقرر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا تھے، انہوں نے اپنے خطاب میں ملک گیر ختم نبوت کانفرنسوں کے حوالے سے کہا کہ قادیانی ذریت کے بگوڑے گرو نے امت مسلمہ کو چیلنج دیا کہ برصغیر کے مسلمانوں کو قادیانیت کے دام فریب میں پھنسانے کی کوششیں تیز کی جائیں گی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے امت مسلمہ کے ایمان کو بچانے کے لئے ملک گیر کانفرنسوں کا اعلان کیا۔ دھوبی گھاٹ فیصل آباد اور بادشاہی مسجد لاہور میں لاکھوں مسلمانوں کا جماعت کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے جمع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ تمام مسالک کے مسلمان قادیانی فتنہ کے خلاف متحد ہیں۔ مولانا اللہ وسایا کا خطاب پون گھنٹہ جاری رہا بعد از خطاب مولانا ملتان کے سفر پر روانہ ہوگئے۔ مقامی مقررین میں مولانا محمد ایوب بندھانی، قاری کامران احمد نے بیانات کئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے علمی گفتگو کر کے عوام الناس کے دل موہ لئے مولانا کا بیان گھنٹہ سے زیادہ جاری رہا، اس کے بعد نعت محمد سہیل قریشی نے پیش کی۔ جامع مسجد ابراہیم خلیل اللہ کا صحن باوجود فراخ ہونے کے تنگ نظر آرہا تھا، مدارس، مساجد کے علماء کرام، عوام الناس، تاجر برادری اور کارکنان بڑی تعداد میں کانفرنس میں شریک تھے۔ آخری خطاب کراچی کے مشہور و معروف عالم دین مولانا رب نواز حنفی کا ہوا انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر روشنی ڈالی اور قادیانی فتنہ کے عقائد خبیثہ پر بھی گفتگو کی۔ کانفرنس رات کے ڈیڑھ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں علماء،

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

کرام کی خدمت کے لئے اور کانفرنس کی تیاریوں میں حاجی کمال الدین، مولانا محمد عاصم، قاری محمد رفیق اللہ، محمد اکرم قریشی، مولانا مفتی محمد طارق، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا سیف الرحمٰن آرائیں اور جمعیت علماء اسلام حیدرآباد کے امیر مولانا تاج محمد ناہیوں نے خوب جدوجہد کی۔ میرپور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی، ٹنڈو محمد خان کے مبلغ مولانا فیاض مدنی، سانگھڑ، ٹنڈو آدم کے مبلغ مولانا محمد راشد مدنی نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔ آخر میں راقم الحروف نے آنے والے تمام مہمانوں، مقررین علماء کرام اور عوام الناس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ تمام حضرات سے یہ توقع رکھتی ہے کہ آپ آئندہ بھی اسی اعتماد سے ہمیں نوازتے رہیں گے۔ کانفرنس کی اختتامی دعا مولانا رب نواز حنفی نے کی۔

مولانا شجاع آبادی کا چکوال کا تبلیغی دورہ

چکوال (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم شعبہ تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دوروزہ تبلیغی دورہ پر چکوال تشریف لائے، جہاں انہوں نے جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد دارالعلوم حنفیہ میں دیا۔ انہوں نے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکمران سوات، وزیرستان اور وانا میں اپنی رٹ برقرار رکھنے کے لئے نہتے مسلمانوں پر جیٹ بمبار طیاروں کے ذریعہ بمباری اور توپوں کے ذریعہ گولہ باری کر رہے ہیں، جس سے سینکڑوں مسلمان جان بحق اور ہزاروں بے گھر ہو رہے ہیں، لیکن پنجاب کے ضلع چنیوٹ کے قصبہ چناب نگر (ربوہ) میں قادیانیوں نے خودساختہ قوانین بنا رکھے ہیں، اپنا محکمہ قضائیہ قائم کیا ہوا ہے، حکمرانوں کو چناب نگر میں بھی اپنی عملداری بحال کرنی چاہئے۔ بعد نماز جمعہ جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا عبدالرحیم نقشبندی نے ان کے اعزاز میں ظہرانہ کا انتظام کیا، جس میں معززین شہر اور علماء کرام شریک ہوئے۔ گزشتہ شب بعد نماز مغرب جامع مسجد صدیق اکبر بھون میں مولانا مفتی محمد معاذ کی صدارت میں منعقد ہونے والے اجتماع سے خطاب کیا، جس میں قاری عبدالمالک، مولانا محمد سلیم نے بھی خطاب کیا۔ ۱۶/مئی ۱۰ تا ۱۱ بجے تک مدرسہ اظہار الاسلام کے طلبا و اساتذہ سے خطاب کیا، بعدازاں تحریک خدام اہل سنت کے امیر مولانا قاضی ظہور حسین اظہر سے ملاقات کی۔

ختم نبوت کانفرنس مانسہرہ

مانسہرہ (رپورٹ: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے زیراہتمام ۲۳/مئی ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں زیر صدارت حضرت مولانا خلیل احمد عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی سفیر اسلام حضرت مولانا عبدالمجید ندیم شاہ اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا تھے ضلع بھر کے اکابر علماء کرام طلبا اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے کانفرنس میں شرکت کی۔ اس موقع پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ایک گستاخ رسول وقار حسین شاہ، بالاکوٹ کا رہنے والا اس بدبخت نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور ازواج مطہرات کے بارے میں نازیبا الفاظ بولے، سٹی تھانہ میں ۲۵۸۔اے اور ۲۹۵۔سی کا مقدمہ چلایا گیا اور پھر مختلف عدالتوں میں یہ مقدمہ چلتا رہا احمد سلطان ترین ایڈیشنل جج نے اس کو رہا کر دیا، ہم عدالت کی اس کارروائی کو جانبداری تصور کرتے ہیں، اس فیصلے سے قادیانیوں کو تحفظ دیا گیا ہے، گستاخ رسول کی مدد کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے عوام الناس اس عدالتی فیصلے پر سراپا احتجاج ہے اور ہم حکومت اور انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قسم کے جانبدارانہ فیصلے کر کے پُرامن فضا کو مخدوش کرنے کی کوشش نہ کی جائے، اس سے اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ آئندہ ایسے واقعات پر مسلمان عدالتوں کو رخ کرنے کے بجائے بزور بازو ایسے گستاخ کرداروں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی کوشش کریں گے اور اگر ایسا ہو تو ملک میں بدامنی ہوگی اور اس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ حکومت، عدلیہ اور انتظامیہ ہوش کے ناخن لے، ایسے فیصلے نہ کرے، جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوں۔ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن آپ کی گستاخی برداشت نہیں کر سکتا ہم صدر، وزیراعظم اور چیف جسٹس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس عدالتی فیصلے پر از خود نوٹس لے کر گستاخ رسول وقار حسین شاہ کو قرار واقعی سزا دلوائی جائے۔

مولانا محمد طیب صاحب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب صاحب کے والد گزشتہ دنوں اس دارفانی سے رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا شمار علاقہ بھر کے دین دار لوگوں میں ہوتا تھا، سماجی اور دینی شخصیت ہونے کی بناپر ہردل عزیز تھے۔ خانقاہ دین پور شریف سے قلبی تعلق تھا، خصوصاً حضرت میاں عبدالہادی مدظلہ سے بہت ہی نیازمندانہ تعلقات تھے۔ حضرت مولانا منظور احمد نعمانی سے بھی والہانہ عقیدت ومحبت تھی۔ مرحوم شوگر کے عارضہ میں کافی عرصہ سے مبتلا تھے۔ یہی تکلیف ان کے سفر آخرت کا ذریعہ بنی۔ نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد راشد مدنی اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا قاضی احسان احمد ودیگر نے بھی مولانا محمد طیب سے اظہار تعزیت کیا۔

ممبرشپ فارم

برائے پروجیکٹ رائل وسٹا 120 گز رہائشی

نام: ____________________

والد/شوہر کا نام: ____________ شناختی کارڈ نمبر: ____________

پتہ: ____________________

____

فون نمبر گھر: ____________ دفتر/دکان: ____________

موبائل: ____________ ای میل: ____________

بینک ڈرافٹ/ پے آرڈر نمبر/کیش: ____________

مالیت: ____________________

بینک کا نام اور شاخ: ____________________

اجراء کی تاریخ: ____________________

دستخط: [ ]

ایک سے زائد درخواستوں کی صورت میں ممبرشپ فارم کی فوٹو کاپی بھی قابل قبول ہے۔

درخواست کی تاریخ: ____________

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

درخواست فارم جمع کرانے کا طریقہ کار

ممبرشپ فارم فوٹو کاپی کروائیں اپنا نام، پتہ اور دیگر تفصیلات پُر کریں۔ -/5000 روپے کا پے آرڈر یا ڈیمانڈ ڈرافٹ Royal Vista کے نام بنوا کر ممبرشپ فارم کے ساتھ منسلک کریں یا اتنی ہی رقم ''اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک'' کی کسی بھی برانچ میں اکاؤنٹ نمبر 01-1572592-01 برانچ کوڈ 049 میں جمع کروا کر رسید کی فوٹو کاپی ممبرشپ فارم کے ساتھ منسلک کرکے اُسے Royal Vista کے ہیڈ آفس کے پتے پر بذریعہ رجسٹرڈ کوریئر بھجوادیں۔

قرعہ اندازی میں ناکامی کی صورت میں آپ کی جمع شدہ رقم کا کراس چیک آپ کے پتے پر ارسال کر دیا جائے گا۔

24 HOURS HELP-LINE 0321-2229980 - 0333-2229980

روزانہ 83 روپے بچائیں اور
ایک قیمتی پلاٹ کے مالک بن جائیں

ممبر شپ صرف 5000 روپے

ماہانہ قسط صرف 2500 روپے

منصوبے میں شامل تمام مساجد،
مدارس، اسکول، ہسپتال
دینی ویلفیئر ٹرسٹ کی زیر سرپرستی

Royal Vista

تعداد سے زائد درخواست وصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی کی جائے گی۔

ممبر شپ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 30 جون 2009

پلاٹوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے جلد از جلد اپنا ممبر شپ فارم پر کر کے -/5000 روپے کا پے آرڈر یا ڈیمانڈ ڈرافٹ Royal Vista کے نام بنوا کر ممبر شپ فارم کے ساتھ منسلک کریں یا اتنی ہی رقم "اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک" کی کسی بھی برانچ میں اکاؤنٹ نمبر 01-1572592-01 برانچ کوڈ 049 میں جمع کروا کر رسید کی فوٹو کاپی ممبر شپ فارم کے ساتھ منسلک کر کے اُسے Royal Vista کے ہیڈ آفس کے پتے پر بذریعہ رجسٹرڈ کوریئر بھجوا دیں۔

اس اسکیم کو جدید طرز تعمیر اور جدید ترین شہری ضروریات کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے۔ جہاں اسکول، پارک، ... کلینک، ہسپتال، کمیونٹی سینٹر، آئی ٹی ... کشادہ سڑکوں کی تعمیر، سیوریج لائنوں اور بارش کے پانی کے نکاس کے بہترین انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

پانی کی فراہمی کیلئے بلک واٹر کنکشن کا حصول، بجلی کی فراہمی اور الیکٹرک لائنز کی تنصیب کیلئے پیشرفت جاری ہے۔

Payment Shedule 120 yds.

Residential

MODE OF PAYMENT	AMOUNT
Membership	5000
On Booking	10000
On Allocation	15000
On Confirmation	15000
60 Monthly Instalments	2500x60 150000
20 Quarterly Instalments	10000x20 200000
On Demarcation	60000
Before Possession	40000
TOTAL	495000

EXTRA CHARGES:

رائل وسٹا نادرن بائی پاس پر سپر ہائی وے سے صرف چند کلومیٹر پر واقع ایک محفوظ رہائشی منصوبہ ہے جس میں مڈل کلاس آمدنی والے طبقے کی قوت خرید کو مدنظر رکھ کر 120 گز کے پلاٹس کی پلاننگ کی گئی ہے۔

آئندہ چند سالوں میں کراچی کی تمام ہول سیل منڈیاں، جوڑیا بازار، ... مارکیٹ، اسٹیل مارکیٹ، اس عظیم ... رہائشی اور کاروباری منصوبے کے بالکل قریب ... بائی پاس پر منتقل کی جا رہی ہیں۔

اس اسکیم کے اطراف میں نئی سبزی منڈی، نارتھ کراچی انڈسٹریل اسٹیٹ اور سندھ انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں۔

یہ اسکیم غیر معمولی طور پر ترقی ... اور پرکشش ... جب عوام کی بھرپور توجہ کا مرکز ہے۔ جہاں پر ترقیاتی کام تیزی سے مکمل کیے جا رہے ہیں۔

HEAD OFFICE: Office No. 17, Ground Floor, Kings Residency, Opp. Rabia City, Block-13, Gulistan-e-Jauhar, Karachi-Pakistan.
Phone: +92-21-4638001-2 Fax: +92-21-4638002 Email: royalvista2008@gmail.com

24 HOURS HELP-LINE 0321-2229980 - 0333-2229980

بمقام **جامع مسجد ختمِ نبوّت مسلم کالونی چناب نگر**

فرمائے ہادیؑ — لانبیّ بعدی

سالانہ

ردِّ قادیانیت وعیسائیت کورس

زیر سرپرستی

مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ **خان محمّد** صاحب

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** دامت برکاتہم (نائب امیر مرکزیہ)

بتاریخ یکم تا ۲۰ شعبان ۱۴۳۰ھ

بمطابق 25 جولائی تا 13 اگست 2009

- کورس میں شرکت کے لئے کم از کم، درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب ردِّ قادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- رہائش اور خوراک کا اعلیٰ انتظام ہوتا ہے۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

نامور علماء، مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے۔ انشاء اللہ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4514122

زیرِ اہتمام **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت چناب نگر ضلع چنیوٹ**

فون: 047-6212611